REGD NO P 67

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۲ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں الفضل مورخہ ۲۰ ستمبر میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ

"کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی البتہ شام کے وقت کچھ ضعف کی شکایت ہوگئی۔ رات بارہ بجے تک نیند نہیں آئی۔ پھر دوائی دینے سے نیند آئی"

احباب کرام اپنے پیارے آقا کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے متواتر دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۲۲ ستمبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال مورخہ ۱۷ کو حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کی بیگم صاحبہ کی وفات کا تار ملنے پر ربوہ تشریف لے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر رہے۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے

موسی بنی مائنز (بہار) میں سیرت پیشوایان مذاہب کا ایک کامیاب جلسہ

پُرامن ماحول میں مسلم و غیر مسلم مقررین کی پُرمغز تقاریر

گذشتہ سال ماہ نومبر میں یہاں پر جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد ہوا تھا جو کہ یہاں کی فضاء ایسے جلسہ کے لئے ساز گار تھی۔ اس لئے جماعت ہذا نے فیصلہ کیا کہ ۱۵ و ۱۶ اگست کو یہ جلسہ رکھا جائے۔ چنانچہ اشتہار و پروگرام جلسہ چھپوا کر تقسیم کر دیئے گئے ۱۵ اگست کو یوم آزادی منانے کا دن تھا اسی روز شام کو زیر صدارت محترم ممبل بہاری صاحب ایم۔ اے ویلفیئر آفیسر آئی۔ سی۔ سی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک و نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل کلکتہ نے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ

پر تقریر کرتے ہوئے حضور کو سورج سے تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا جس طرح سورج کی کرنیں کوئی پسند کرے یا نہ کرے سارا جہان سورج کی روشنی سے آنکھیں بند کرے تب بھی سورج کی روشنی میں کوئی فرق نہیں آتا اسی طرح عالم روحانی کے آفتاب حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق اور پاک نمونہ سے کوئی فائدہ حاصل کرے یا نہ کرے حضور کی خوبیوں میں کوئی فرق نہیں آتا۔ ہمارے مسلمان بڑے دھوم دھام سے میلاد النبی مناتے رہتے ہیں۔ لیکن عملاً اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس بطخ کی طرح جو پانی میں سینکڑوں مرتبہ غوطہ لگاتی ہے لیکن پانی کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اسی طرح مسلمانوں پر ایسے جلسوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا یہی حال ہر مذہب کے ماننے والوں کا ہے اگر ہم آپ کی باتوں پر عمل کریں تو خصوصاً ہمارا ہندوستان سورگ بن جائے۔ آپ نے مذہب اسلام اور کمیونزم کے متعلق بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت ہمارے سامنے میز پر ایک گلدستہ ہے جس میں رنگ برنگ کے پھول ہیں۔ کوئی کالا کوئی سفید کوئی سرخ ہے۔ اگر اس اختلاف کو دور کر دیا جائے تو خوبصورتی باقی نہیں رہتی کسی نبی یا اوتار نے اس اختلاف کو دور کرنے کی کوشش نہیں کی کائنات عالم پر نظر ڈالو تو اس میں بھی یہی سبق ملتا ہے ستاروں میں بڑے چھوٹے کا اختلاف ہے جانوروں میں اختلاف ہے جس کو وہ پسند کرتے ہیں لیکن انسان پسند نہیں کرتا۔ تم مختلف قسم کے پھولوں سے گلدستہ بناؤ تو ٹھیک ہے لیکن اگر خدا ایسا کرے تو ناپسند کرو؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بعض اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے فاضل مقرر نے تمام نبیوں اور اوتاروں کی تعلیم کو اپنانے کی طرف توجہ دلائی۔

دوسری تقریر مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ کلکتہ نے

اسلام اور امن عالم

کے عنوان پر کی۔ آپ نے سائنس کی موجودہ ترقیات کے زمانہ میں ہولناک تباہی کے سامان تیار ہونے اور ایک دوسرے کا گلا گھونٹنے کے وقت میں پیغام کا نعرہ لگانے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ روس کے خلا بازوں نے خدا کو راکٹ میں جا کر تلاش کیا اور پھر اعلان کیا کہ ہمیں کہیں خدا نظر نہ آیا۔ عین اسی وقت انڈونیشیا کے ایک اخبار نے لکھا کہ اگر روس والے راکٹ کے کیبن سے باہر نکل کر دیکھتے تو انہیں خدا نظر آجاتا۔ در اصل خدا کے نبیوں کو اپنی اپنی جگہ پر خدا نظر آیا۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی آسمان پر نہیں بلکہ غار حرا میں خدا نظر آیا۔ وہ نبی پاک جس کو خدا نے رحمۃ للعالمین کہا ہے اس نے ملک عرب کے جاہلوں وحشیوں کو با اخلاق انسان بنایا اور پھر با اخلاق انسان سے باخدا انسان بنایا محترم مقرر نے فتح مکہ کے موقع پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے جانی دشمنوں سے نیک سلوک اور آپ کی مخلوق خدا سے ہمدردی محبت اخوت و رواداری کو پیش کیا۔ مولانا موصوف نے اسلام کا صحیح مفہوم اور السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہہ کر ایک دوسرے کی بھلائی کرنے کے متعلق بیان کرتے ہوئے اسلام کی اس تعلیم کو پیش کیا جس کے ذریعہ نیشنل انٹگریشن رتوں تک جنتی پیدا ہو کر امن و چین کی زندگی نصیب ہو۔ اور انبیاء علیہم السلام کا خواہ وہ کسی ملک و قوم میں آتے ہوں عزت و احترام کیا جائے۔

مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل کی تقریر کے بعد صدر جلسہ نے مکرم مولانا عنایت کریم صاحب

رئیس اعظم موسی بنی

سے درخواست کی کہ وہ بھی اس موقعہ پر کچھ فرمائیں چنانچہ انہوں نے مختصر طور پر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے کھجور کے تنا پر ٹیک لگانے کے متعلق توجہ دلائی اور کہا کہ مولوی صاحب نے جو کھجور کی مثال پیش کی ہے وہ مجھے بہت پسند آئی ہے۔ اس سے ہمیں سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

صدارتی تقریر

مکرم صدر جلسہ نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ آج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر مولوی صاحبان نے اپنی تقریروں میں جو کچھ بیان فرمایا ہے اگر ہمارے مسلمان بھائی اس پر عمل کریں تو یہ ان کی حالت کو سدھارنے والی ہوگی۔ گذشتہ فسادات کے موقعہ پر راؤرکیلا جمشید پور وغیرہ جگہوں میں ہندوؤں نے مسلمانوں پر جو ظلم و ستم ڈھائے ہیں اس سے ہندوستان کے پبلک کردار ہندوؤں کا سر نیچا ہو گیا ہے۔ اگر ہمارے ہندوستان کے ہندو اور پاکستان کے مسلمان اپنی اپنی جگہ اپنے عمل سے اعتماد پیدا کریں تو بہت ہی اچھا ہو۔ اب بھی ہم دیکھ رہے ہیں کہ موسی بنی ٹاؤن کے بعض مسلمان ترشنگی لائن میں رہنے لگے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہم ہندوؤں نے ابتک یہاں کے مسلمانوں میں وہ اعتماد پیدا نہیں کیا جو ہونا چاہیئے تھا

صدارتی تقریر کے بعد شکریہ ادا کرنے کے لئے مجھے کچھ بولنا تھا چنانچہ خاکسار نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے ہمیں جلسہ کرنے کی توفیق بخشی۔ اس کے بعد صدر جلسہ اور مقررین حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ در اصل حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے نمونہ تھے ہمیں اپنی زندگی کو اسی نمونہ پر بنانا پڑے گا تب ہمیں کامیابی ہوگی حضور کا نام محمد تھا جسے بہت تعریف کیا گیا آپ کا کام بھی تعریفوں والا تھا۔ جماعت احمدیہ کے ایک بزرگ نے حضور کے نام پر کیا خوب لکھا ہے

محمد ہی نام اور محمد ہی کام علیک الصلوٰۃ علیک السلام

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۶۴ء

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی چھوٹی بیگم محترمہ سیدہ امۃ اللطیف بیگم صاحبہ کے رحلت فرما جانے کی خبر بذریعہ ضمیمہ گزشتہ اشاعت میں دی جا چکی ہے۔ آپ نے ۱۶ ستمبر کی درمیانی رات ۷۲ سال کی عمر میں لاہور میں وفات پائی اور آپکا جنازہ ربوہ لے جایا گیا اور مورخہ ۱۷ ستمبر بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مرحومہ کی نعش کو سپرد خاک کیا گیا۔

آپ محترم مرزا محمد شفیع صاحب دہلوی مرحوم سابق محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کی بڑی صاحبزادی تھیں ہر ایک کے ساتھ بہت محبت و شفقت کے ساتھ پیش آنے والی خوش اخلاق بزرگ خاتون تھیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس رنگ میں خاص شرف بخشا کہ آپ حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خوشدامن تھیں یعنی علاوہ ازیں آپکی دو لڑکیاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دو صاحبزادوں کے عقد میں آئیں۔ یعنی سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ سیدہ امۃ السمیع صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب۔

قادیان میں یہ افسوسناک اطلاع بذریعہ تار موصول ہوئی جس کے فوراً بعد محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان سے روانہ ہو گئے چنانچہ دونوں ہی وقت پر پہنچ کر نماز جنازہ میں شریک ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ نے مرحومہ کو سات صاحبزادیاں اور تین فرزند ونگ کمانڈر سید محمد احمد صاحب۔ مکرم سید احمد صاحب اور مکرم امین احمد صاحب عطا فرمائے۔ ہر سہ فرزندان میں سے مکرم سید احمد صاحب مشرقی افریقہ میں ہیں وہ جنازہ میں شریک نہ ہو سکے۔ ان کے علاوہ جملہ فرزندان صاحبزادیان اور داماد ربوہ پہنچ گئے۔ اور تدفین کے وقت موجود تھے۔

اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور آپکے صاحبزادگان، صاحبزادیوں اور جملہ افراد خاندان کو یہ صدمہ صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا ہر طرح اور ہر لحاظ سے حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو۔ آمین۔

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کا تعزیتی ریزولیشن

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے زیر نمبر ۲۰۵ مورخہ ۹/۱۹/۶۴ حسب ذیل تعزیتی ریزولیشن پاس کیا۔

سیدہ رپورٹ ناظر اعلیٰ کہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی چھوٹی بیگم محترمہ سیدہ امۃ اللطیف بیگم صاحبہ مورخہ ۱۶/۹/۶۴ و ۱۷/۹/۶۴ بروز بدھ و جمعرات کی درمیانی شب ساڑھے دس بجے کے قریب لاہور میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ حضرت مرزا محمد شفیع صاحب رضی اللہ عنہ کی دختر تھیں۔ جنہیں طویل عرصہ تک صدر انجمن احمدیہ قادیان میں محاسب کے طور پر سلسلہ کی خدمت سرانجام دینے کا موقعہ ملا۔ اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی کی اہلیہ ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آپ کے ایک بھائی مرزا منور احمد صاحب کو ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں میدان جہاد میں جام شہادت نوش کرنے کا اور ایک بھائی مرزا احمد شفیع صاحب بی۔ اے کو بوقت تقسیم ملک قادیان میں شہادت پانے کا موقعہ ملا۔ نیز آپکو یہ فخر بھی حاصل تھا۔ کہ آپ کی ایک دختر محترمہ سیدہ ام متین صاحبہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زوجیت میں اور دیگر دو دختران حضور کے دو صاحبزادگان محترم مرزا رفیع احمد صاحب اور محترم مرزا وسیم احمد صاحب کے حبالہ نکاح میں آئیں۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان اس صدمہ عظیم پر حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ام متین بیگم صاحبہ نیز خاندان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے جملہ دیگر افراد نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتی ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور درجات بلند فرمائے آمین اور جملہ افراد خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ ناظر اعلیٰ قادیان

آج دنیا میں سب سے زیادہ تیز رفتاری کیساتھ پھیلنے والا مذہب

اسلام افریقہ میں ہی نہیں بلکہ یورپ اور امریکہ میں بھی لوگوں کو اپنا حلقہ بگوش بنا رہا ہے

مشہور امریکی فاضل ڈاکٹر ہسٹن سمتھ کا اعتراف

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں اور بشارات کے بموجب آج جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد کے نتیجہ میں اسلام دنیا میں پھیل رہا ہے اور بڑی تیز رفتاری کے ساتھ پھیل رہا ہے حتیٰ کہ آج سے دنیا میں سب سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ پھیلنے والا مذہب تسلیم کیا جا رہا ہے اس کے ایک تازہ ثبوت کے طور پر ذیل میں امریکہ کے مشہور فلسفی دان پروفیسر ڈاکٹر ہسٹن سمتھ (Dr. Huston Smith) کی کتاب "دی ریلیجنز آف مین" کا ایک اقتباس درج کیا جاتا ہے۔ وہ رقمطراز ہیں:۔

"اسلام نے دنیا میں جب زبردست سلطنت کی بنیاد ڈالی تھی اس میں بے شک بعد ازاں ایک حد تک جمود کی کیفیت رونما ہوئی لیکن اب اسلام اس جمود اور بے حسی کی حالت سے پھر ابھر رہا ہے کتاب مذاہب مذاہب کے تذکرہ پر مشتمل ہے ان میں سے بعض مذاہب کے متعلق ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ وہ اب موت سے ہمکنار ہوتے جا رہے ہیں یا یوں کہو کہ اب کالعدم ہونے کو ہیں۔ لیکن اسلام کی یہ حالت نہیں ہے۔ دنیا کے عظیم مذاہب میں سے زمانی اعتبار سے یہ سب سے بعد میں رونما ہونے والا مذہب اب پھر ایک حد تک جوانی کی سی تب و تاب اور قوت و توانائی کے ساتھ حرکت میں آ رہا ہے۔ بحر اوقیانوس میں جبل الطارق کے بالمقابل مراکش سے لے کر مشرق کی جانب مصر کے راستے مشرق وسطیٰ اور پاکستان میں سے ہوتے ہوئے بحر الکاہل میں انڈونیشیا اور پھر فلپائن تک ہم عصر دنیا میں اسلام ایک زبردست قوت کی حیثیت رکھتا ہے۔ تقریباً دنیا کے ۳۵ کروڑ باشندے اس کے پیرو اس میں شامل ہیں۔ دنیا کے ہر سات انسانوں میں سے ایک اسلام پر اعتقاد رکھتا ہے۔ پھر یہ افکار و خیالات اور افعال و اعمال کو منظم کرنے میں اپنے پیروؤں کی اتنی تفصیل کے ساتھ رہنمائی کرتا ہے کہ مغربی دنیا میں جس کی مثال نہیں ملتی مزید برآں اسلام خود اپنے آپ کو مضبوط ہی نہیں بنا رہا۔ بلکہ یہ دنیا میں پھیل رہا ہے۔ اور پھیل بھی رہا ہے۔ بڑی تیزی سے ۱۷۷۲ء کے قریب گوئٹے نے ایک نظم لکھی تھی جس میں اس نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک ندی سے تشبیہ دی تھی کہ جو آگے ہی آگے بڑھ رہی ہو اور ساتھ کے ساتھ پھیلتی بھی جا رہی ہو۔ اس نے لکھا تھا اسی طرح محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنے پیروؤں کو لئے بڑھتے چلے جا رہے ہیں تاکہ انہیں ازلی باپ (یعنی خدا تعالیٰ) کے حضور باریاب کریں۔ آج اسلام نہ صرف افریقہ اور جنوب مشرقی ایشیا میں پھیل رہا ہے بلکہ کسی حد تک جین، انگلستان اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں بھی لوگوں کو اپنا حلقہ بگوش بنا رہا ہے۔ بعض کا تو کہنا ہے کہ یہ دنیا میں سب سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ پھیلنے والا مذہب ہے۔ ابھی ۱۹۴۷ء ہی کی بات ہے کہ پاکستان کے نام سے ۷ کروڑ آبادی کی ایک نئی مسلم مملکت معرض وجود میں آئی ہے۔ بعض علاقوں میں جہاں مشنری سرگرمیوں کے اعتبار سے اسلام اور عیسائیت کے درمیان مقابلہ ہو رہا ہے۔ اسلام کو ایک کے مقابلے میں دس کی نسبت سے کامیابی ہو رہی ہے۔"

(دی ریلیجنز آف مین صفحہ ۲۳۱)

خطبہ جمعہ

قرآن کریم پڑھو پھر اس پر غور کرو اور غور کرنے کے بعد اس پر عمل کرو

اگر تم قرآن کریم پڑھ کر اس سے فائدہ اُٹھاتے ہو تو تم سے بڑھ کر خوش قسمت اور کوئی نہیں ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲ر اکتوبر ۵۳ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ہر ایک کام اپنی تکمیل کے لئے

مختلف مدارج چاہتا ہے۔ یہاں تک کہ چھوٹے سے چھوٹے کام بھی یکدم نہیں ہو جایا کرتے اور وہ بھی مختلف مدارج میں سے گزرتے ہوئے اپنی تکمیل کو پہنچتے ہیں۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے کام بھی تدریجی طور پر ہوتے ہیں اسی وجہ سے خدا تعالےٰ کا نام رب العالمین ہے۔ یعنی وہ آہستگی کے ساتھ ایک چیز کو درجہ بدرجہ ترقی دیتے ہوئے اسے اس کے کمال تک پہنچاتا ہے۔ "رب العالمین" کے الفاظ نے دونوں طرف کے حالات کو بیان کر دیا ہے۔ خدا تعالےٰ کی صفات کے ظہور کے لئے لفظ "رب" ہے کہ وہ یکدم کسی چیز کو کمال تک نہیں پہنچا دیتا بلکہ پیدا کرنے کے بعد تدریجی طور پر اسے ترقی دیتا چلا جاتا ہے۔ اور مخلوق کے حالات کو "العالمین" کے لفظ نے بیان کیا ہے کہ یہ قانون کسی ایک چیز کے لئے نہیں بلکہ وہ ہر ایک چیز کے لئے ہے۔ پس "رب" کے لفظ نے بتا دیا کہ خدا تعالےٰ نے جو کام بھی دنیا میں کرتا ہے وہ تدریجی طور پر آہستہ آہستہ کرتا ہے اور "العالمین" نے بتا دیا کہ یہ قانون مخلوق کے کسی ایک حصہ یا مخلوق کی ضرورتوں میں سے کسی ایک ضرورت کے لئے نہیں بلکہ

ساری کی ساری مخلوق کیلئے

اور اس مخلوق کی ساری کی ساری ضرورتوں کے لئے ہے۔ اس مضمون سے بیسیوں اور مضمون پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن میں ان سب مضامین کو بیان کرنے کے لئے کھڑا نہیں ہوا۔ میں اس وقت صرف خدا تعالےٰ کی صفت "رب" کی طرف اشارہ کر رہا ہوں اور بتا رہا ہوں کہ جب خدا تعالےٰ کے لئے یہ قانون ہے کہ وہ ہر چیز کو پیدا کر کے تدریجاً اسے اس کے کمال تک پہنچاتا ہے تو بندہ تو اس بات پر مجبور بھی ہے کہ وہ کسی کام کو یکدم نہ کرے۔ دیکھو یہی قرآن کریم جو خدا تعالےٰ کو رب العالمین فرماتا ہے دوسری جگہ خدا تعالےٰ کے متعلق فرماتا ہے۔ انما امرہٗ اذا اراد شیئًا ان یقول لہٗ کن فیکون۔ یعنی خدا تعالےٰ جب کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو وہ اسے کہتا ہے ہو جا۔ اور وہ ہو جاتی ہے۔ اب "ہو جا" اور "ہو جاتی ہے" کے الفاظ سرعت پر دلالت کرتے ہیں۔ پس جب "کن" کہنے والی ہستی بھی "رب العالمین" کی صورت میں "کن فیکون" کو آہستہ آہستہ اور بتدریج ظاہر کرتی ہے تو جو مخلوق معذور اور مجبور ہے۔ وہ تو معذور اور مجبور ہے ہی۔ اس کی تخلیق تو لازماً آہستہ آہستہ ہوگی اس لئے اس کا ہر فعل ایک تدریج چاہتا ہے۔ یہ تدریج بعض دفعہ زمانہ کے لحاظ سے محسوس نہیں ہوتی۔ لیکن ہوتی ضرور ہے۔ مثلاً

ہم کسی چیز کو چھوتے ہیں

تو ہاتھ لگاتے ہی ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ چیز سخت ہے یا نرم ہے۔ صاف ہے یا کھردری ہے۔ ہم کسی چیز کو پکڑتے ہیں تو پکڑتے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ چیز سخت ہے یا نرم ہے۔ صاف ہے یا کھردری ہے۔ لیکن ہمارا یہ احساس نتیجہ ہے ہمارے اس نقص کا کہ ہم زمانہ کا احساس سیکنڈوں سے کم نہیں کر سکتے۔ حالانکہ زمانہ کا احساس سیکنڈ کے ہزارویں۔ لاکھویں بلکہ کروڑویں حصہ میں بھی ہوتا ہے جیسے ہم فوٹو لیتے ہیں۔ آج کل فوٹو لینے کا بہت چرچا ہے۔ اب ایک شخص ایک کیمرہ خریدتا ہے تو وہ اسے پندرہ بیس روپے کو مل جاتا ہے۔ دوسرا شخص کیمرہ خریدتا ہے تو اسے سو دو سو روپے میں مل جاتا ہے۔ ایک اور شخص کیمرہ خریدتا ہے تو وہ اسے آٹھ نو سو یا ایک ہزار روپیہ میں ملتا ہے۔ یہ قیمتوں کا فرق کیوں ہے

قیمتوں میں فرق

کیمرہ کی حس کی تیزی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مثلاً ایک کیمرہ ایسا ہوتا ہے جو ایک سیکنڈ کے سویں حصہ میں فوٹو کھینچتا ہے۔ لیکن چونکہ سیکنڈ کے سویں حصہ میں حرکت ہو جاتی ہے اس لئے تصویر ناقص ہو جاتی ہے ایک اور کیمرہ ہوتا ہے جو ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصہ میں فوٹو کھینچتا ہے۔ اس کا تصویر کھینچنا چونکہ انسانی جسم کی حرکت سے زیادہ تیز ہوتا ہے اس لئے معمولی سی حرکت کا اثر تصویر پر نہیں پڑتا مثلاً انسان اس وقت سر ہلا دیتا ہے تو کیمرہ پر اس کا اثر نہیں ہوتا۔ تصویر ٹھیک آجاتی ہے کیونکہ سر ہلانے میں ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصہ سے زیادہ وقت لگتا ہے۔ جس کی نسبت سے کیمرہ کی حس زیادہ تیز ہوتی ہے۔ لیکن ایک اور کیمرہ ہوتا ہے۔ جو ایک سیکنڈ کے لاکھویں حصہ میں بھی فوٹو کھینچ لیتا ہے اس کیمرہ کے ذریعہ دوڑتے ہوئے گھوڑے۔ اور اڑتے ہوئے جہاز کا بھی فوٹو لیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ وہاں زمانہ کا احساس زیادہ چھوٹا ہوتا ہے۔ اگر وہ کیمرہ جو ایک سیکنڈ کے لاکھویں حصہ میں تصویر کھینچ لیتا ہے اس کی حس تمہارے ہاتھ میں ہوتی تو تمہیں معلوم ہوتا کہ جب تم کسی چیز کو چھوتے ہو اور چھوتے ہی تمہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ چیز صاف ہے یا کھردری۔ نرم ہے یا سخت تو اس چھونے میں اور احساس میں وقت کا فرق پایا جاتا ہے۔ لیکن وہ

فرق نہایت قلیل ہوتا ہے

حقیقت یہ ہے کہ جب تم کسی چیز پر ہاتھ رکھتے ہو تو فوراً ایک تار دماغ کو جاتی ہے اور دماغ ہاتھ کی چیز کا جائزہ لے کر وہ احساس پیدا کرتا ہے جو تم محسوس کرتے ہو۔ تم کو صرف ہاتھ رکھنے اور ایک احساس حاصل کرنے کا پتہ لگتا ہے۔ لیکن حقیقتاً ہاتھ کے چھونے میں اور احساس میں وہ تاروں کے جانے اور آنے، حکم کے آنے کا زمانہ شامل ہوتا ہے۔ جسے تم وقت کے احساس کی کمی کی وجہ سے محسوس نہیں کرتے۔ اسی طرح تم آنکھ سے دیکھتے ہو تو آنکھ کھولتے ہی تمہیں ایک چیز نظر آجاتی ہے اور تم سمجھتے ہو کہ آنکھ کے کھلنے اور اس چیز کو دیکھنے میں کوئی وقفہ نہیں۔ اس کی وجہ بھی یہی ہوتی ہے کہ تم وقفہ کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ آنکھ کھولنے سے آنکھ کے پچھلے حصہ پر اثر پڑتا ہے اور اعصاب کے ذریعہ دماغ کو اطلاع جاتی ہے اور دماغ اسی دیکھے ہوئے نقشہ کو محسوس کرتا ہے اور تم سمجھتے ہو کہ آنکھ دیکھ رہی ہے مگر یہ کام اتنی جلدی ہو جاتا ہے کہ تم اس وقفہ کا اندازہ نہیں کر سکتے تمہارے پاس اس وقفہ کو معلوم کرنے کا کوئی آلہ نہیں تصویر کے کیمرہ میں وقفہ کا احساس ہوتا ہے۔ سائنسدانوں نے غور کر کے ایسا آلہ نکال لیا ہے جس سے وہ تیز سے تیز چیزوں کی تصویر لے لیتے ہیں چنانچہ ایسے کیمرے بھی پائے جاتے ہیں جو ایٹم کے بخارات کی تصویر لے لیتے ہیں۔ حالانکہ ایٹم کے بخارات ایک سیکنڈ میں دس دس پندرہ پندرہ میل چلے جاتے ہیں۔ ان بخارات کی تصویریں لینے کے لئے خاص قسم کے کیمرے ایجاد کئے گئے ہیں ان تصویروں کے ذریعہ ہی سائنسدان ایٹم کی تحقیقات کے سلسلہ میں بعض اور باتوں کا پتہ لگاتے ہیں پس چونکہ تمہارے پاس وہ آلہ نہیں ہوتا جس کے ذریعہ تم چھونے سے چھوٹے وقفہ کا اندازہ لگا سکو اس لئے تم سمجھتے ہو کہ چھونے اور پکڑنے اور اس کا احساس کرنے میں کوئی وقفہ نہیں ہوتا حالانکہ چھوٹے سے چھوٹا کام بھی بتدریج ہوتا ہے۔ اگر تمہارے پاس وقفہ معلوم کرنے کا آلہ ہوتا تو تمہیں معلوم ہوتا کہ جب تم کسی چیز کو ہاتھ لگاتے ہو تو اس کا فیصلہ پہلے دماغ نے کیا تھا پھر وہ فیصلہ ہاتھ کو گیا۔ اور اس نے اس چیز کا احساس کیا۔ لیکن چونکہ یہ بات جلدی ہو جاتی ہے۔ اس لئے تمہیں اس کا احساس نہیں ہوتا۔

پس

ہر چیز میں ایک تدریج

پائی جاتی ہے اور ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا ۔ تیسرے کے بعد چوتھا اور چوتھے کے بعد پانچواں قدم اٹھ رہا ہے۔ یا مثلاً تم کھانا کھاتے ہو۔ تم منہ میں لقمہ ڈالتے ہو لیکن صرف منہ میں لقمہ ڈالنے سے کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ اگر محض منہ میں لقمہ ڈالنے سے ہی تمہیں غذا کا فائدہ حاصل ہو جاتا تو خدا تعالیٰ دانتوں کو پیدا نہ کرتا۔ لقمہ منہ میں ڈالنے کے بعد دانتوں سے اسے چبایا جاتا ہے پھر اگر صرف دانتوں سے چبانے سے ہی ہم غذا سے فائدہ اٹھا لیتے تو خدا تعالیٰ معدہ پیدا نہ کرتا۔ پھر غذا معدہ میں جاتی ہے اور معدہ مدھانی کی طرح کام کرتا ہے جس طرح ہم کسی برتن میں دہی ڈال کر اسے مدھانی سے بلوتے ہیں اسی طرح معدہ غذا کو بلاتا ہے تم یہ سمجھ لو کہ کھانا دودھ ہے۔ دانت اسے دہی بناتے ہیں اور معدہ اس دہی کو مدھانی کی طرح بلو کرتا ہے پھر وہ

پتلی کی ہوئی غذا

انتڑیوں میں جاتی ہے اور انتڑیاں اسے ہضم کرتی ہیں۔ پھر آگے انتڑیوں کے تین حصے ہوتے ہیں۔ لیکن اگر تم انہیں ایک چیز ہی سمجھ لو تب بھی ... ایک لقمہ جو منہ میں ڈالا گیا چوتھی جگہ جا کر ہضم کے قابل ہوا۔ اگر وہ لقمہ کسی ایک ہی جگہ رکھ دیا جاتا تو انسان مرجاتے ۔ انسان کا معدہ نکال دیا جائے یا اس کی انتڑیاں نکال دی جائیں تو انسان مرجائے یا اس کی زندگی وبال ہو جائے۔ اگر لقمہ والی غذا معدہ میں ڈالی جائے منہ میں نہ ڈالی جائے تو انسان مرجائے یہی وجہ ہے کہ سوائے دودھ کے کوئی غذا معدہ میں داخل نہیں کی جاتی ۔ کیونکہ معدہ غذا چبانے کا کام نہیں کرسکتا پس غذا ہضم ہونے کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے مختلف مدارج مقرر کئے ہیں۔ اسی طرح روحانی غذا کے ہضم ہونے کے لئے بھی کچھ مدارج ہیں۔ یہاں بھی منہ اور معدہ اور انتڑیاں ہوتی ہیں۔ جن میں غذا آہستہ آہستہ ہضم ہوتی ہے۔ جو لوگ اس نکتہ کو نہیں سمجھتے وہ اپنی عمر ضائع کر دیتے ہیں۔ اور وہ صحیح فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

مسلمانوں کی زندگی کا دارومدار

قرآن کریم پر ہے۔ قرآن کریم ایک غذا ہے جس پر ہمارا گزارہ ہے۔ آگے غذا کی کئی شکلیں ہیں۔ مثلاً آٹے سے روٹی بناتے ہیں۔ سوکھا آٹا پھانکا نہیں جاتا۔ آٹے کو گوندھا جاتا ہے۔ اور پھر اس سے چپاتی پھلکے اور تنور کی روٹیاں بنائی جاتی ہیں اسی طرح آٹے سے تم پنجیری بنا لیتے ہو۔ گویا اس آٹے کو کئی شکلوں میں تبدیل کرتے ہو جب

چونکر وہ کھانے کے قابل ہوتا ہے لہٰذا کو۔ طرح قرآن کریم کی غذا کئی شکلوں میں تبدیل ہو گئی ہے۔ کہیں یہ غذا نماز کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ کہیں یہ روزہ کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ کہیں یہ حج کی شکل اختیار کر گئی ہے کہیں یہ زکوٰۃ کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ گویا کہیں یہ پکوڑے بن گئی ہے کہیں پراٹھا بن گئی ہے کہیں پنجیری بن گئی ہے۔ کہیں گلگلے بن گئی ہے۔ مگر ہے وہی چیز۔ لیکن ان چیزوں کا بن جانا کافی نہیں۔ جب تک ہم انہیں چبائیں نہیں۔ انہیں نگلیں نہیں۔ جب وہ غذا معدہ اور انتڑیوں کے دور سے نہ نکلے۔ اس سے فائدہ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے یہ "ذہنی جگالی" کی ایک اصطلاح بنائی ہوئی ہے یعنی بغیر ذہنی جگالی کے روحانی غذا ہضم نہیں ہوتی۔ ایک جانور معدہ سے چارہ نکالتا ہے اور پھر اسے چباتا ہے۔ کیونکہ اس کے معدہ میں اتنا سامان نہیں ہوتا کہ وہ چارہ کو ہضم کرے اور چونکہ معدہ اس غذا کو ہضم نہیں کرتا اس لئے وہ پہلے جلدی جلدی چارہ کھا لیتا ہے۔ اور جب کھرلی پر بیٹھتا ہے تو وہ جگالی کرتا ہے چونکہ ایک جانور چوبیس گھنٹے تک خوراک جنگل میں نہیں کھا سکتا اس لئے وہ جلدی جلدی خوراک کھا جاتا ہے۔ لیکن جب کھرلی پر آتا ہے تو پہلے ایک لقمہ نکالتا ہے اور جگالی کرتا ہے اور اسے خوب چباتا ہے پھر ایک اور لقمہ نکالتا ہے اور اسے چباتا ہے۔ پھر ایک اور لقمہ نکالتا ہے اور اسے چباتا ہے اسی طرح

روحانی جگالی کی کیفیت

ہوتی ہے۔ جو قرآن کریم پڑھ لیتا ہے یا اس کی تلاوت کر لیتا ہے۔ قرآن کریم اسے ہضم نہیں ہوتا۔ اس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسے ایک جانور گھاس کھا لیتا ہے یا انسان کوئی لقمہ منہ میں ڈال لیتا ہے اگر تم لقمے نگلتے جاؤ اور انہیں چباؤ نہیں تو تمہاری انتڑیوں میں سوزش پیدا ہو جائے گی۔ دست آنے لگ جائیں گے۔ بائنے آ جائے گی۔ اور روٹی باہر نکل آئے گی یہی حال روحانی غذا کا ہے۔ جو لوگ جگالی نہیں کرتے وہ اس غذا سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے

یہودیوں کی مثال

اس گدھے سے دی ہے جس کی پیٹھ پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ جو لوگ جگالی نہیں کرتے وہ کتاب تو پڑھ لیتے ہیں۔ لیکن اس پر غور و فکر نہیں کرتے۔ اور اس وجہ سے اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ اسے ان مراتب سے گزارا جائے۔ جس سے اس کے مضامین ہضم ہو جائیں۔ جب تک اسے ان

مراتب سے گزارا نہیں جائے گا وہ ہضم نہیں ہوگا۔

پس قرآن کریم پڑھنے کے بعد

سوچنے کی عادت ڈالو

اور سوچنے کے بعد اس کی جو تاثیر یا ہوتی ہیں ان پر غور کرو۔ اور دیکھو کہ وہ کہاں کہاں روشنی ڈالتی ہیں۔ تم غور کرو تو اس کے مطالب خود بخود نکلتے آئیں گے۔ مثلاً لالٹین کی روشنی جہاں تک روشنی کا سوال ہے۔ دو میل سے بھی نظر آ جاتی ہے۔ لیکن جہاں تک رستہ دیکھنے کا سوال ہے وہ پچاس ساٹھ گز تک ختم ہو جاتی ہے۔ تم ایک جگہ پر لالٹین رکھ کر آگے چلے جاؤ تو پچاس ساٹھ گز کے بعد تمہیں رستہ نظر نہیں آئے گا۔ اب

اس مثال کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے

تم سوچو تو تمہیں پتہ لگے گا کہ روشنی کی مختلف تاثیریں ہوتی ہیں۔ مثلاً غور کرنے پر تمہیں پتہ لگے گا کہ روشنی دائیں گئی ہے بائیں گئی ہے سامنے آگے گئی ہے پیچھے گئی ہے۔ اوپر گئی ہے نیچے گئی ہے کیونکہ نیچے زمین ہے ورنہ وہ نیچے بھی چلی جاتی ۔ چنانچہ اگر تم ایک مشعل اٹھاؤ۔ تو تم دیکھو گے کہ اس کی روشنی نیچے بھی جائے گی۔ گویا اس کا عمل چھ طرف ہوگا لیکن اگر تم پانی بہاتے ہو۔ تو تم دیکھو کہ پانی ہمیشہ نچلی طرف جاتا ہے۔ اگر ایک طرف زمین نیچی ہے تو پانی ایک طرف جائے گا۔ اگر دو طرف نچلی زمین ہے تو پانی دو طرف جائے گا اگر تین طرف نچلی زمین ہے تو پانی تین طرف جائے گا اگر چاروں طرف نچلی زمین ہے تو پانی چاروں طرف جائے گا۔ اور اگر سب طرف اونچی زمین ہے تو پانی وہیں ٹھہرا رہے گا۔ یہی حال

روحانی تعلیم

کا ہے۔ بعض تعلیمیں ایسی ہوتی ہیں۔ جو چاروں طرف اثر کرتی ہیں۔ بعض تعلیمیں دو طرف اثر کرتی ہیں بعض تعلیمیں اوپر کی طرف اڑ جانے والی ہوتی ہیں۔ اور بعض نیچے اڑ جانے والی ہوتی ہیں۔ مثلاً گیس ہے یا دھواں ہے گیس اور دھواں ہمیشہ اوپر کی طرف جاتے ہیں۔ اسی طرح بعض روحانی تعلیمیں خدا تعالیٰ پر اثر کریں گی۔ اور بعض تعلیمیں انسانوں پر اثر کریں گی اور بعض صرف

اصلاح نفس کے کام

آئیں گی۔ گویا وہ ایسی ہوں گی۔ جیسے گڑھے میں پانی ڈال دیا جاتا ہے۔ غرض اگر تم قرآن کریم پر غور کرو گے۔ تو تم اس سے کئی نتائج نکال لو گے بعض الفاظ پڑھنے کی مثال تو ایسی ہی ہے جیسے تم معدہ میں کھانا ڈالتے جاؤ اور اسے دانتوں سے چباؤ نہیں۔ تو اس کا تمہیں ایسا ہی نقصان ہوگا جیسے ... اور وہ مرض لاحق

لگ جائیں گی حالانکہ ہڈی کے اندر گودا اور کھانا ہضم کرنے والا مادہ موجود ہوتا ہے۔ پس تم

قرآن کریم پر سوچنے

اور پھر سوچ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ ورنہ تمہاری مثال اس شخص کی ہوگی۔ جو کوئی ایسی چیز استعمال کرتا ہے جس کا نتیجہ مخالف پڑتا ہے۔ مثلاً وہ روشنی والا کام پانی سے لیتا ہے اور پانی والے کام روشنی سے لیتا ہے۔ دھوپ سے پانی والے کام لیتا ہے اور پانی سے دھوئیں والے کام لیتا ہے اگر تم ایسا کرو گے تو تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ خدا تعالیٰ ہر چیز سے بالا ہے۔ یوں تو وہ ہر جگہ ہے۔ لیکن جہت کے لحاظ سے وہ

سب سے بالا ہے

اس کے معلوم کرنے کے لئے اوپر جانے والی یعنی دھواں اور گیس کی خاصیت رکھنے والی تعلیموں کی ضرورت ہے۔ اور بنی نوع کی اصلاح کے لئے پانی اور روشنی کی خاصیت رکھنے والی تعلیم کام دے گی۔ اور اپنے نفس کی اصلاح کے لئے وہ چیز چاہیئے۔ جو ایک جگہ ہی ٹھہری رہے۔ اگر روحانی تعلیم کو بھی ضرورت کے مطابق استعمال نہ کیا جائے۔ تو وہ بے کار رہتی ہے۔ اور اس کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ

خدا تعالیٰ سب کچھ کرسکتا ہے

اس میں کچھ شک نہیں کہ خدا تعالیٰ سب کچھ کرسکتا ہے۔ لیکن کیا وہ پاگل ہے کہ ہر چیز جو عقل میں آتی ہے یا نہیں۔ آتی کرنے لگ جائے خدا تعالیٰ سب کچھ کرسکتا ہے وہ چاہے تو سب کو یکدم مار دے۔ لیکن وہ سب کو کیوں مارے۔ اس طرح روحانیات میں سب کچھ قواعد کے ماتحت ہوتا ہے۔ اگر

قواعد کے ماتحت

کام نہ کیا جائے تو نہ خدا تعالیٰ کچھ فائدہ دے سکتا ہے نہ رسول فائدہ دے سکتا ہے اور نہ قرآن کریم فائدہ دے سکتا ہے۔ پس تم

اپنی زندگیوں کو اس طرح ڈھالو

کہ تم زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکو قرآن کریم پڑھو اور پھر اس پر غور و فکر کرو اور اپنی ضرورت کے مطابق اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ خدا تعالیٰ کی صفات کو بھی لو۔ ان کو بھی ضرورت کے مطابق استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یا حی و قیوم خدا فلاں شخص کو مار دے تو یہ دعا درست

نہیں ہوگی۔ زندہ اور قائم رکھنے والا خدا کس کو مارے گا کیوں۔ تو بسبب دعا کے لئے ضروری ہے کہ ان صفات کو استعمال کیا جائے۔ جن کا دعا کے ساتھ جوڑ ہو۔ مثلاً ہم یہ کہیں کہ اے حی و قیوم خدا تو میری قوم کو زندہ کر۔ اور اے منتقم خدا تو میرے دشمن کو مار دے تو یہ درست ہوگا۔ لیکن یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ اے حی و قیوم خدا تو میرے دشمن کو مار دے اور اے منتقم اور قہار خدا تو میری قوم کو ترقی دے کیونکہ زندہ رکھنے والی ترقی دینے والی صفات اور ہیں اور مارنے والی صفات اور ہیں یا مثلاً رزق کا سوال ہے ہم یہ نہیں کہیں گے کہ

اے حی و قیوم خدا

تو ہمیں رزق دے بلکہ یہ کہیں گے کہ اے رزاق یا باسط خدا تو ہمیں رزق دے اگر ہم بیمار ہیں تو یہ نہیں کہیں گے کہ اے رزاق خدا ہمیں شفا دے رازق کی صفت بے شک اچھی ہے لیکن شفا دینے کا اس صفت سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر شفا کے لئے دعا کرنی ہے تو خدا تعالیٰ کی صفت شافی کا ذکر کرو۔ اور کہو اے شافی خدا تو مجھے شفا دے غرض صفات کے استعمال میں بھی بڑے غور کی ضرورت ہے اور دعا جو صفاتِ الٰہیہ کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔ اس میں بھی غور و فکر کی ضرورت ہے ورنہ کوئی دعا کام نہیں دیتی۔ پس تم قرآن کریم کی تلاوت کرو قرآن کریم پڑھو اور پھر اس پر غور کرو اور غور کرنے کے بعد اس پر عمل کرو اگر تم ایسا کرو گے تو

تم ایک زندہ اور فعال قوم

نظر آنے لگ جاؤ گے اور دنیا تمہیں دیکھ کر حیران رہ جائے گی۔ لوہے کو دیکھو یورپ اس سے انجن بناتا ہے لیکن تم اس سے محض ہتھوڑے وغیرہ بناتے ہو۔ زیادہ سے زیادہ تیغے بنا لیتے ہو پرانے زمانے میں عورتیں سیر سیر سونا کانوں میں ڈال لیتی تھیں ان کے کان لٹک جاتے تھے۔ اور جب بڑے بڑے زیور بنا لئے جاتے تھے اور وہ سمجھتی تھیں کہ ہم بڑی مالدار ہیں لیکن اس سونے سے یورپ کے مالک نے مختلف اشیاء تیار کیں اور ان کے ذریعے دوسرے ملک سے کئی گنا زیادہ مال لے آئے پس کسی چیز کا موجود ہونا کافی نہیں تم اس بات پر فخر نہ کرو کہ تمہارے پاس قرآن کریم موجود ہے۔ اگر تمہارے پاس قرآن کریم موجود ہے

سوال یہ ہے

کہ تم نے اس سے کیا فائدہ اٹھایا۔ اگر تم قرآن کریم پڑھ کر اس سے فائدہ اٹھاتے تو تم سے بڑھ کر خوش قسمت اور کوئی نہیں اگر تم اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے تو تم سے بڑھ کر بد قسمت بھی اور کوئی نہیں۔ کیونکہ قسمت ہم جو جیسوں ہی سرنا لکھا ہے مگر تم اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکے۔

جماعت احمدیہ میں نظامِ خلافت کا قیام

خلافتِ ثانیہ کی برکات پر ایک نظر!

غیر مبائع دوستوں سے دردمندانہ اپیل

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے جماعت احمدیہ میں خلافتِ ثانیہ کے عہد مبارک کو ۱۴ مارچ ۱۹۶۴ء کو پچاس برس پورے ہو چکے ہیں۔ ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء بروز ہفتہ خلافتِ ثانیہ کا آغاز ہوا تھا اور ۱۴ مارچ ۱۹۶۴ء کو بھی ہفتہ کا ہی دن تھا جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت فضل عمر مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافت کے پچاس سال پورے ہو کر اکیاونویں سال کا آغاز ہوا ہے۔ فللہ الحمد رب السموات ورب الارض رب العالمین۔

گزشتہ پچاس سال پر نظر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی بے انتہا قدرتیں اس کی بے حد رحمتیں اور اس کے بے شمار افضال سلسلہ احمدیہ اور خلافتِ ثانیہ کے ساتھ نظر آتے ہیں۔ ہر فتنہ، ہر آزمائش اور ہر ابتلاء کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے محمود ایدہ الودود کی دستگیری فرمائی اور ہر قدم پر جماعت کو ترقی اور عظمت عطا فرمائی۔ آج سے ٹھیک پچاس برس پیشتر جماعت کے بعض بڑے سمجھے جانے والے اشخاص مرکز سلسلہ سے الگ ہو گئے۔ انہوں نے سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کی خلافت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور آپ کی بیعت میں شامل ہونے پر اصرار کیا۔ بلکہ انہوں نے قادیان کی بجائے لاہور کو مرکز قرار دے کر خلافتِ ثانیہ کی تخریب کے لئے جدوجہد شروع کر دی اور جماعت احمدیہ کے خلاف محاذ قائم کر لیا۔

ان لوگوں کا موقف سراسر ناجائز اور غلط تھا وہ ۱۹۰۸ء سے ۱۹۱۴ء تک سیدنا حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بطور خلیفۃ المسیح الاول مانتے رہے۔ ان کی بیعت میں رہے۔ اب ان کی وفات پر ۱۹۱۴ء میں ان کا یہ کہنا کہ جماعت احمدیہ میں خلافت کی ہی ضرورت نہیں۔ اس لئے ہم خلیفہ دوم کو تسلیم نہیں کرتے سراسر نادرست بات تھی۔ تاہم چونکہ ان لوگوں کو بعض امتیازات حاصل تھے۔ مثلاً مولوی محمد علی صاحب مرحوم ریویو انگریزی کے ایڈیٹر تھے۔ انگریزی میں ترجمہ قرآن کریم کر چکے تھے۔ ان کی خاص شہرت تھی۔ خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم مشہور لیکچرار تھے ووکنگ مشن ان کے قبضہ میں تھا۔ لاہور میں انہوں نے خلافت سے انکار کے ساتھ نبوت مسیح موعود کے مسئلہ کو بھی تبدیل کر دیا تاکہ غیر احمدیوں میں ان کی پوری پوری مقبولیت ہو جائے۔ پھر انہوں نے اس عرصہ میں جماعت احمدیہ قادیان کے خلاف اشتعال انگیزی اور غلط بیانیوں میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ الغرض ان پچاس سالوں میں جماعت احمدیہ اور خلافتِ ثانیہ کے خلاف غیر مبائعین کی طرف سے خطرناک ہنگامہ برپا رہا ہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت نے سراسر ناساعد حالات میں بھی جماعت احمدیہ کو ترقی پر ترقی دی۔ اور خلافتِ ثانیہ کی زیادہ سے زیادہ قبولیت کے سامان پیدا فرمائے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ احمدیت و اسلام کی اشاعت کے لئے وہ مستحکم بنیادیں استوار کر دی ہیں۔ جن سے رہتی دنیا تک اسلام کی سربلندی ہوتی رہے گی۔ نیز وہ اکابر جنہوں نے خلافتِ ثانیہ کے خلاف جماعت میں مخالفت کا علم اٹھایا تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ چکے ہیں۔ ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے اس لئے اب گذشتہ زمانہ کی مخالفت پر زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں اور اس بارے میں ان بھائیوں کا شکوہ کرنا چنداں مفید نہیں۔ غالب نے کہا ہے ؎

سفینہ جبکہ کنارے پر آ لگا غالب
خدا سے کیا ستم و جور ناخدا کہیے

آج ہم گزشتہ واقعات پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہوئے غیر مبائع دوستوں سے صرف ایک دردمندانہ اپیل کرنا چاہتے ہیں خدا کرے کہ وہ اس مقالہ کو اسی مخلصانہ صاف دلی سے پڑھیں جس نیت سے اسے لکھا جا رہا ہے۔

بھائیو! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں حضور کے منصب اور مقام کے بارے میں جماعت میں کوئی اختلاف نہ تھا حضور علیہ السلام نے اپنے بعد کے بارے میں الوصیت میں تحریر فرمایا کہ :۔

"یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہے ہمیشہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی

زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔‘‘ (الوصیت صفحہ ۷، ۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس واضح ارشاد کے ماتحت جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت۔ قائم ہوا۔ اس ارشاد سے عیاں ہے کہ خلافت کا وجود جماعت کے استحکام کے لئے ایک بنیادی چیز ہے۔ نبی کی وفات کے بعد جماعت پر خدا کا سب سے بڑا فضل یہ ہوتا ہے کہ ان کا اتحاد ان کی وحدت، تنظیم اور انہیں عزت و تمکنت بخشنے کے لئے اللہ تعالیٰ انہیں خلافت کی نعمت سے نوازتا ہے یہی جماعتوں کی روحانی کامیابی کا ہی گُر ہے آخری عمر میں جناب مولوی محمد علی صاحب نے اس بات کو خوب محسوس فرما لیا تھا کہ جب تک ساری جماعت ایک اشارہ پر نہ چلے اور سب السنۃ او ایک آواز پر لبیک کہنے والے نہ ہوں تب تک جماعت ترقی نہیں کر سکتی۔ جناب مولوی صاحب نے اپنے ایک خطبہ میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنھا کا نام بطور مثال لیا تھا کہ جب تک ساری جماعت اپنے امیر کی اسی طرح اطاعت نہیں کرے گی جس طرح صحابہؓ نے ان خلفاء کی کی تھی تب تک جماعت کو کامیابی نصیب نہیں ہو سکتی غرض پچاس سال میں دو تجربے ہو چکے ہیں۔ اور یہ حقیقت بھی آپ کے سامنے ہے کہ آپ لوگوں کو اسباب ظاہریہ کے باوجود۔ لاہور کو مرکز بنانے کے باوجود اور سب مسلمانوں سے چندہ وصول کرنے کے باوجود جماعت احمدیہ کے اس حصہ کے مقابلہ پر جو خلافت سے وابستہ ہے عشر عشیر بھی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ آپ نے اعتراضات کئے۔ بہت اور بہت گئے ہیں۔ اور ابھی تک یہ سلسلہ جاری ہے مگر پھر بھی تو دیکھیے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید کو حرہے اور کونسی جماعت ترقی کر رہی ہے۔

بعض بڑا الٰہی جماعتوں پر امتحان کے دور آتے ہیں اندرونی اور بیرونی فتنوں سے انہیں مقابلہ کرنا پڑتا ہے ایسے مواقع پر اندرونی بدخواہ

یتربصون بکم الدوائر

کے مطابق الٰہی جماعتوں کی تباہی کے لئے چشم براہ ہوتے ہیں مگر ہر ابتلاء کے بعد خدا تعالیٰ اپنی جماعت کو سنبھالتا اور ان کی ترقی کی بنیاد کو پہلے سے بھی مضبوط تر کر دیتا ہے جماعت احمدیہ کے ساتھ شروع سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے اور آج بھی ایسا ہو رہا ہے غیر مبائع دوست ناراض نہ ہوں تو مجھے یہ کہنے کی اجازت فرمائیں کہ آج کل ان کے اخبارات و رسائل کا رویہ مندرجہ بالا آیت قرآنی کی تصدیق کرتا ہے۔ انہیں خیال ہو رہا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیماری کی وجہ سے شاید بعض فتنہ پردازوں کی کوششوں سے جماعت احمدیہ کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ اور جماعت نظام خلافت کی بجائے غیر مبائعین کے مسلک کو اختیار کرے گی۔ مگر ان کا یہ خیال سراسر غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بفضلہ تعالیٰ بعدی سے زیادہ عرصہ تک خلافت کی برکات کو کھلی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد کسی طرح نظامِ خلافت سے روگردانی نہیں کر سکتی جس طرح پہلے متعدد مرتبہ غیر مبائع دوستوں کی امیدیں خاک میں ملتی نظر آئی ہیں اب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا ہی ہو گا

ونحن نرجو من اللّٰہ فضلاً عظیماً

میں غیر مبائع بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے رویہ پر نظر ثانی فرماویں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بعد سلسلۂ خلافت کو ضروری قرار دیا ہے اور ساری جماعت احمدیہ نے ۱۹۰۸ء میں بالاجماع یہ فیصلہ کر دیا کہ الوصیت کے مطابق جماعت احمدیہ میں خلافت ضروری ہے اسی بنا پر سب سے پہلے اراکین صدر انجمن احمدیہ نے اور پھر ساری جماعت نے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اب پچاس سالہ تجربہ سے بھی صاف کھل گیا ہے کہ خلافت سے وابستگی روحانی زندگی کے لئے جماعتی تنظیم کے لئے اشاعت اسلام و احمدیت کے لئے نہایت بابرکت ہے۔ ان تمام حقائق کے مدنظر آپ حضرات اپنے رویہ پر غور فرما کر نظام خلافت کے ساتھ وابستگی اختیار فرما دیں تاکہ ہم سب زیادہ سے زیادہ اتحاد اور پورے زور کے ساتھ اسلام کے جھنڈے کو بلند سے بلند تر کر سکیں کیا آپ اس دردمندانہ اپیل پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں گے۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضؓ کی وفات پر

تعزیتی قرار دادیں

لوکل انجمن احمدیہ قادیان

آج مورخہ ۹/۶۴/۱۸ کو مسجد اقصیٰ میں لوکل انجمن احمدیہ قادیان کا ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں محترمہ بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی وفات پر انتہائی گہرے رنج و الم کا اظہار کیا گیا۔ اس صدمۂ عظیمہ میں جملہ درویشان قادیان خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خاندان حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کے جملہ افراد کے ساتھ دلی ہمدردی اور پُرخلوص قلبی کیفیت کے ساتھ اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ سیدہ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں مقام قرب نصیب ہو۔ اور اللہ تعالیٰ آپکی اولاد اور خاندان حضرت اقدس اور خاندان حضرت میر صاحبؓ کے جملہ افراد کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور دین و دنیا میں سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

یہ بھی قرار پایا کہ اس ریزولیوشن کی نقول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت ناظر صاحب خدمت درویشان اور حضرت امی اماں بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ اور محترم سید محمد احمد صاحب کے ذریعہ جملہ افراد خاندان اور پریس کو بھجوائی جائیں۔ عبدالرحمٰن عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان

منجانب لجنہ اماء اللہ قادیان

بہشتی مقبرہ کی مسجد کلاں میں ہماری پیاری سیدہ امۃ اللطیف صاحبہ حرم ثانی حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی اطلاع ملتے ہی احمدیہ آبادی میں غم و حزن کی لہر دوڑ گئی اور اس کی وجہ سے جملہ ادارہ جات صدر انجمن احمدیہ بند ہو گئے۔ تمام احمدی مرد و زن چھوٹے بڑے اس اندوہناک خبر کو سنتے ہی دار المسیح میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب درویش کی بیگم سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کے پاس اظہار افسوس اور تعزیت کے لئے اکٹھے ہو گئے انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد حضرت مرزا وسیم احمد صاحب اور انکی بیگم صاحبہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بمعہ چاروں بچوں کے تجہیز و تکفین کی غرض سے بذریعہ کار روانہ ہو گئے۔ خدا تعالیٰ انکا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ ــــ حضرت سیدہ مرحومہ مغفورہ کی اندوہناک وفات پر لجنہ اماء اللہ قادیان کا غیر معمولی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں سیدہ امۃ اللطیف صاحبہ حرم ثانی حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کے متعلق اور آپکے خاندان کے متعلق کہ کس طرح آپکے والدین قادیان میں آ بسے اور اپنی زندگیاں سلسلہ کیلئے وقف کر دیں اس پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک تعزیتی ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

حضرت سیدہ موصوفہ حضرت مرزا محمد شفیع صاحب آف دہلی کی صاحبزادی تھیں جو دہلی سے آنے کے بعد لمبی مدت تک بطور محاسب صدر انجمن احمدیہ سلسلہ کی خدمات انجام دیتے رہے آپکے دو بھائی بھی تھے جنہوں نے قادیان میں تعلیم حاصل کی اور ان میں سے ایک مبلغ اور دوسرا انجینئر تھا۔ اور یہ ہر دو اپنے اپنے وقت پر جام شہادت پی کر جاں بحق ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنے فضلوں اور رحمتوں کی بارش برسائے۔ آمین۔

سیدہ مرحومہ کو حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی حرم ثانی اور ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ممانی اور خوشدامنہ ہونے کا شرف حاصل تھا اسکے علاوہ آپ بلند مرتبت۔ بلند اخلاق شفقت اور ہمدردی کا پیکر تھیں۔ آپ کے بطن سے تین بیٹے اور سات بیٹیاں حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی اولاد ہیں جن میں سے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ہماری ام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حرم میں داخل ہیں اور دو صاحبزادیاں حضرت مرزا وسیم احمد صاحب اور حضرت مرزا رفیع احمد سے بیاہی ہوئی ہیں۔

سیدہ بیگم صاحبہ کی اندوہناک وفات سے حضور پُرنور اور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ اور آپکے جملہ صاحبزادگان اور صاحبزادیوں اور جملہ متعلقین کو جو شدید صدمہ پہنچا ہے اس میں ہم تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان شریک ہوتے ہوئے اظہار تعزیت کرتی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتی ہیں کہ وہ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور آپکی اولاد اور دیگر خاندان افراد کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

صادقہ خاتون صدر لجنہ اماء اللہ قادیان ۹/۶۴/۱۸

منجانب ناصرات الاحمدیہ قادیان۔ قادیان، ہم ممبرات ناصرات الاحمدیہ قادیان کا جلسہ میں حسب ذیل قرار تعزیت منظور کی گئی:ــــ مورخہ ۹/۶۴/۱۸ کو لاہور سے بذریعہ تار یہ افسوسناک اطلاع ملی کہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی چھوٹی بیگم صاحبہ وفات پا گئیں۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ حضرت مرحومہ مقدس خاندان کی ایک بزرگ خاتون ہونے کے علاوہ ہماری آپا جان سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی والدہ محترمہ تھیں اس لحاظ سے ممبرات ناصرات الاحمدیہ قادیان کیلئے آپ کی وفات دوہرے صدمہ کا باعث ہوئی۔ اس سانحہ ارتحال پر ہم جملہ ممبرات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کے تمام افراد خاندان، بالخصوص محترمہ سیدہ قدسیہ بیگم آپا جان سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کو ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں بلند مقام پر فائز فرمائے۔ اور آپکے تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ قادیان۔

شذرات

فیض احمد گجراتی

جماعت اہلحدیث کی بے علمی

۔ ۔ عالیہ احمدیہ کے ایک مشہور معاند مولانا محی الدین احمد صاحب قصوری کی طرف سے "جماعت اہلحدیث کے لئے عظیم انتباہ" کے عنوان سے ہفت روزہ المنبر لائل پور میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے جماعت اہلحدیث کے اندرونی شدید انتشار کا ذکر کرتے ہوئے اس کے جلد تباہ ہو جانے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جماعت اہلحدیث کی بے عملی کا ذکر کرتے ہوئے مولانا نے علمائے اہلحدیث کو مخاطب کر کے فرمایا ہے:۔

"آپ ضرور خفا ہوں گے اور آپ کو خفا ہونے کا حق ہے کیونکہ الحق مُرّ۔ سچ سے زیادہ تلخ کوئی چیز نہیں۔ کہ زندگی اور عمل کے جتنے میدان ہیں وہ آپ کے وجود سے یکسر خالی ہیں۔ آپ کا معراج یہ ہے کہ حدیث کی سند لے کر یا تو کسی اہلحدیث مسجد کی امامت سنبھال لی اور اپنے نان کو نفقہ کی طرف سے مطمئن ہو کر بیٹھ گئے یا ایک چھوٹا سا مدرسہ بنا کر پیٹ پوجا کا انتظام کر لیا۔" (المنبر ۱۱ ستمبر ۱۹۶۴ء صفحہ)

مولانا! آپ نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس پر ہم کون سے الفاظ بڑھا سکتے ہیں! مشکل یہ ہے کہ اگر ہم یہی الفاظ لکھ دیتے تو اس کی تردید میں آپ سینکڑوں صفحات سیاہ کر دیتے۔ اچھا ہوا کہ آپ نے خود ہی جماعت اہلحدیث کی بے عملی کا بھانڈا چوراہے میں پھوڑ دیا۔ یہی تو ہم بھی ستر سال سے عرض کرتے چلے آرہے ہیں کہ بعض ملائے مسجد ہی کر مت بیٹھئے اور قرآن مجید۔ میدانِ عمل میں نکلئے کہ ؎

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں

عیسائی مشن اور علمائے اہلحدیث

اس سے آگے چل کر مولانا نے پاکستان کے اندر عیسائی مشنوں کی سرگرمیوں کا ذکر فرمایا ہے اور وہ بڑے دُکھ کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں کہ

"پاکستان سے باہر جانے کا خواب دیکھنا تو آپ کے بس کی بات ہی نہیں خود پاکستان کے اندر کیا ہو رہا ہے دیہات میں جا کر عیسائی مشن کے کام کا ملاحظہ فرمایئے ہزاروں بیسیوں اور سینکڑوں مسلمان بھی) عیسائی ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ عیسائی مشن کے لئے پاکستان سے زیادہ زرخیز کوئی زمین نہیں۔" (بحوالہ مذکور)

مولانا! دنیا بھر میں ایک ہی تو جماعت تھی جس میں عیسائیت کے مقابلہ پر آنے کی تاب و تاب تھی جسے عیسائیت سے نمٹنے کا سلیقہ تھا جس کے سپرد اللہ تعالیٰ نے کسر صلیب کا کام فرمایا تھا۔ لیکن آپ نے اس کی زبان بندی کر دی۔ اب آپ جانیں اور آپ کا کام۔ لیکن آپ یاد رکھیئے یہ کام صرف جماعت احمدیہ ہی کر سکتی ہے۔ عیسائیت کا روگ آپ کے بس کی بات بالکل نہیں ہے۔ اور آپ نے جماعت اہلحدیث کو مخاطب کر کے بالکل صحیح ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"کیا آپ کی کسی انجمن کو یارا ہوا کہ وہ ان میں سے کسی کے خلاف کام کرے۔" (بحوالہ مذکور)

پھر اگر ہم آپ کی خدمت میں باادب یہ گزارش کرتے کہ اگر تبلیغ اسلام کا ڈھنگ سیکھنا ہے تو اپنے علماء کو ربوہ بھیجیں جہاں مجنونانہ وار تبلیغ و اشاعت کا کام ہو رہا ہے اور جہاں رات دن اسلام کی تبلیغ کے لئے ہتھیار صیقل کئے جا رہے ہیں۔ تو آپ ہم سے ضرور خفا ہو جاتے اور ہمیں کافر قرار دے کر ربوہ جانے کو کفر ٹھہرا دیتے لیکن ہم آپ کے ممنون ہیں کہ آپ نے خود ہی اپنے علماء کو یہ مشورہ دے دیا ہے کہ:۔

"میں آپ حضرات سے عرض کروں گا کہ آپ اپنے مدارس کے مہتمم حضرات کو ایک بار ربوہ بھیجیں وہ جا کر دیکھیں کہ وہاں کس نہج پر کام ہو رہا ہے اور کفر کے مبلغین اور داعیانِ الی القادیانیہ کی کس قسم کی فوج تیار کی جا رہی ہے۔ اور پھر فیصلہ فرمائیں کہ آپ کے مدارس کے علمی اور عملی نتائج کہاں تک قابل فخر ہیں۔" (بحوالہ مذکور)

مولانا یہ تو ظاہر ہے کہ آپ اپنے علماء کو کفر سیکھنے کے لئے ربوہ جانے کا مشورہ نہیں دے رہے ہیں۔ بلکہ تبلیغ اسلام کے طریقے سیکھنے کے لئے یہ مشورہ دیا ہے ویسے آپ کو اختیار ہے ہمارے متعلق جو الفاظ چاہیں استعمال کریں۔ ہمیں آپ کے ان خطابات پر نہ غصہ ہے نہ افسوس۔ کیونکہ ایسا تو ازل ہی سے ہوتا چلا آیا ہے ہم تو صرف آپ کے اس مشورہ کی تائید ہی کر سکتے ہیں اور بس!!

شرمندگی سے اعتراف

مولانا قصوری صاحب نے آگے چل کر جماعت اہلحدیث کو تازیانہ عبرت لگانے کے لئے جماعت احمدیہ کی بیرونی ممالک میں تبلیغی خدمات کا بے بسی کے ساتھ اعتراف کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"میرا لڑکا ڈاکٹر معین الدین احمد قریشی حکومت امریکہ کی طرف سے انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ "MONETARY FUND" یا ورلڈ بینک WORLD BANK میں خدا کے فضل و کرم سے نہایت معزز اور ذمہ دار عہدے پر فائز ہے اسے اکثر سال میں متعدد مرتبہ مشرقی افریقہ کے ممالک کے دورہ پر جانا پڑتا ہے۔۔۔۔ سال رواں کے شروع میں وہ ایک ماہ کی رخصت لے کر یہاں ملنے جو آئے تو انہوں نے نہایت افسوس بلکہ مایوسی کے انداز میں کہا کہ جہاں بھی میں گیا ہوں میں نے مرزائی مبلغین کو سرگرم عمل پایا۔ تقریباً وہ تمام لوگ تیز مناظر مذہبی تنازعات کے سلسلے میں وسیع المعلومات کتب مقدسہ کے حوالہ جات سے واقف اور تبلیغی نشیب و فراز سے آگاہ نظر آئے ساتھ ہی شرمندگی سے اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ کسی نام نہاد اسلامی جماعت کا کوئی نمائندہ وہاں بھولے سے بھی نظر نہیں آیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ انّ فی ذالک لعبرۃ لاولی الابصار" (بحوالہ مذکور)

ہم اس اعتراف کے لئے مولانا قصوری صاحب اور ان کے صاحبزادہ کے ممنون ہیں۔ اعترافِ حقیقت کر دینا بھی بڑی سعادت ہے۔ گو ؎

بڑی مشکل سے منوایا گیا ہوں

ہم مولانا قصوری صاحب کی خدمت میں عرض کریں گے کہ آئندہ بھی ہمیشہ کے لئے یہ دو حقیقتیں انشاء اللہ تعالیٰ قائم رہیں گی کہ

۱۔ "مرزائی مبلغین" ہی تمام ممالک میں اشاعت اسلام کے لئے سرگرم عمل پائے جاتے رہیں گے اور

۲۔ کسی نام نہاد اسلامی جماعت کا کوئی نمائندہ وہاں بھولے سے بھی نظر نہیں آئے گا

اس لئے کہ یہ کام فرزانوں کا نہیں ہے بلکہ دیوانوں کا ہے۔ اور جیسا کہ آپ نے خود تحریر فرمایا ہے یہ ان لوگوں کا کام نہیں جو حدیث کی سند لے کر کسی مسجد کی امامت سنبھال لیں اور اپنا پیٹ پوجا سے مطمئن ہو جائیں بلکہ یہ ان لوگوں کا کام ہے جو خدا اور رسول کی خاطر اپنی زندگیاں اسلام کے لئے وقف کر کے اور اپنے عزیز رشتہ داروں اور دنیوی کاروبار پر خدا کے کام کو مقدم رکھتے ہوئے بادیہ پیمائی کریں۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے کام کا اعزاز روزِ ازل سے جماعت احمدیہ کے مقدر میں لکھا جا چکا ہے۔ آپ قدرت کے نوشتوں کو چھیل کر مٹا نہیں سکتے ؎

یہ مرتبہ بلند ملا جس کو مل گیا!
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

(بقیہ تقریب ص)

تو سامعین اسی طرح اطمینان و دلچسپی سے سنتے رہتے جانتے ہوئے کہ ایسا نہوں نے ایسا اچھا موقعہ دیا اور بہت اچھی اچھی باتیں سننے میں آئی ہیں نیز آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اس کے بعد مکرم مولوی سید محمد سبحان صاحب امیر جماعت ہائے صوبہ بہار نے صدر جلسہ و دیگر مقررین و معززین حضرات کا شکریہ ادا کیا جلسہ برخاست ہونے سے قبل صدر جلسہ نے خواہش ظاہر کی کہ جو ہندی نظم شروع جلسہ میں سنائی گئی تھی وہ پھر ایک بار سنائی جائے۔ چنانچہ وہ ہندی نظم جو اُڑیسہ کے مایہ ناز مقرر خاکسار کے والد حضرت مولوی سید صمصام علی صاحب مرحوم کی بنائی ہوئی تھی پڑھ کر سنائی گئی اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ حاضرین جلسہ کی چائے سے تواضع کی گئی۔ دوروزہ دن کے جلسے میں ہر مذہب و ملت کے احباب کثرت سے شریک ہوئے۔ گورنمنٹ آفیسر کی صدارت کے سبب ٹاؤن پولیس اسٹاف کے تمام اراکین جلسہ میں شامل ہوئے۔ باوجود موسم باران لیکن جلسہ کی کارروائی کے وقت بارش رک گئی۔ بعض غیر احمدی معززین کا کہنا ہے کہ دوران جلسہ میں بار بار بیشاب کی حاجت ہوئی لیکن اٹھنے کو جی نہیں چاہا۔ جلسہ گاہ کے گیٹ پر تقسیم لٹریچر کا انتظام تھا۔ ہزاروں کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ دو لاؤڈ سپیکر کے علاوہ روشنی کا انتظام رہا۔ جماعت احمدیہ کی علاوہ اثر سے مشابہ ہوں کے مسلم احباب پر ہوا ہے بہار کے مقامی مسلم احباب اسی طرح کے جلسہ کا انتظام کر رہے ہیں۔ بعض احمدیہ مولوی کی طرف حضرت ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کا شکر ادا ... نہ یہاں کا مکرم نے جماعت کی درخواست پر یہاں آ ...

ہ۔ بھی مکرم مولوی فرید احمد صاحب امینی مبلغ کلکتہ زندہ باد ... نے ہر ایک جلسہ پر تقریر کے لئے بھیجا اور لٹریچر بھی ارسال فرمایا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اسی طرح مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے جماعت کی ... مدد ...

موسی ابی مائینز میں پیشوایانِ مذاہب کا جلسہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

جلسہ کے بعد حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی اور دوسرے دن کے جلسہ کا اعلان بھی کر دیا گیا۔

دوسرے دن کا اجلاس

پروگرام کے مطابق دوسرے دن مورخہ ۱۷ راگست کو پیشوایان مذاہب کا جلسہ تھا۔ ٹھیک پانچ بجے زیر صدارت محترم ایس۔ این۔ پاسبان صاحب آئی۔ اے۔ ایس ڈویلپمنٹ آفیسر موسی بنی مائینز کے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل نے کی۔ اس کے بعد نظم کلام محمود مبارک احمد صاحب تانڈ محلہ ... موسی بنی مائینز و شیخ نفیس احمد صاحب نے نظم سندی فرش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل نے مختصر الفاظ میں جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔

اس کے بعد سب سے پہلی تقریر سردار گوربخش سنگھ صاحب کی تھی۔ انہوں نے گورو نانک جی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پر تقریر کرتے ہوئے آپ کے مخلوق خدا سے بھائی چارگی اور محبت الٰہی کے چند واقعات بیان کئے۔ دوسری تقریر حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سیرت پر خاکسار کی تھی۔ خاکسار نے انبیاء علیہم السلام کی آمد کی غرض کو گیتا کے بعض حوالوں سے پیش کیا اور بتایا کہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیم وہ روشنی ہے جو تاریکی کو دور کر کے ہر چیز کی اچھائی اور برائی کو نمایاں کر دیتی ہے۔ اس وقت ہمارے سامنے بجلی کے بلب روشن ہیں۔ اگر یہ بجھ جائیں تو کس قدر گھبراہٹ پیدا ہو جائے گی اور اس اندھیرے میں ہمیں کچھ بھی نظر نہ آئے گا۔ اسی طرح جب ہم انبیاء علیہم السلام کی تعلیم سے دور ہو جاتے ہیں تو سوائے ظلمت و معصیت کے ہمیں کچھ نظر نہ آئے گا۔ پس ہر زمانہ میں خدا کے نبی مبعوث ہو کر عوام کو اس روشنی کی طرف بلاتے رہے جو ان کے لئے امن و شانتی کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اس ہندوستان کی سرزمین میں سری کرشن جی اور راجہ رامچندر جی مہاراج نے انہیں باتوں کو دہرایا جیسا کہ گیتا اور رامائن میں لکھا ہے اور پھر اس زمانہ میں خدا کی طرف سے ایک شخص نے اس پیغام کو دہرایا جن کا نام حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہے۔ آپ ... پشت در پشت قادیان ضلع گورداسپور پنجاب میں پیدا ہوئے۔ بچپن سے آپ کو یہ الہام سے کچھ ایسی لگن تھی دنیا کے کاموں میں دل نہ لگتا تھا۔ آپ کے والد بزرگوار حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کو آپ کے اس جھوٹے بیٹے کی فکر ہمیشہ لاحق تھی کہ یہ اپنی زندگی کیسے گزارے گا۔ ایک دفعہ ضلع ... ڈپٹی کمشنر صاحب قادیان آئے تو حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب نے اپنے چھوٹے بیٹے کی ملازمت کے سلسلہ میں ڈپٹی کمشنر صاحب سے گفتگو کی۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے کہا کہ آپ اپنے چھوٹے صاحبزادے کو بلائیں۔ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب نے ایک شخص کو بلانے کے لئے مسجد بھیجا۔ کیونکہ آپ اکثر اوقات عبادت کے لئے مسجد میں ہی گزارتے۔ جب اس شخص نے جا کر ڈپٹی کمشنر اور آپ کے والد بزرگوار کی ساری گفتگو بیان کی تو آپ نے فرمایا کہ جب کہ حضرت والد صاحب کو کہہ دیں کہ جس کی ملازمت کرنی تھی کر چکا یعنی خدا کی نوکری کر چکا مجھے ملازمت کی ضرورت نہیں۔ آپ کی خدا سے بستگی بڑھتی گئی اور آپ نے خدا سے خبر پا کر تمام دنیا کے لوگوں کو آواز دی کہ سب

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

آج ہمیں ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کی ایجاد امن نہیں دے سکتی جب تک اس روشنی کو حاصل نہیں کرتے جو خدا کے نبیوں کے ذریعہ ہم تک پہنچی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس بات پر زور دیا ہے جو کہ اسلامی تعلیم ہے کہ نبیوں، رشیوں اور اوتاروں کا احترام کیا جائے خواہ وہ کسی قوم و ملک میں پیدا ہوئے ہوں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سب کو اتفاق کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ الخلق عیال اللہ تم سب خدا کے کنبہ ہو پھر آپس میں جھگڑنے کی کیا ضرورت ہے۔

تیسری تقریر مکرم ایس۔ بی۔ بروا صاحب کی حضرت گوتم بدھ کی سیرت پر تھی۔ انہوں نے زبان بنگالی حضرت گوتم بدھ کی بھگتی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ گوتم بدھ جب اپنے والدین اور بیوی بچہ اور وطن کو خیر باد کہہ کر خدا کی تلاش میں گم تھے انہوں نے پرماتما کو پا لیا اور سب سے اہم پیغام امن اہنسا کے بارے میں دیا۔

چوتھی تقریر مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ کلکتہ کی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر تھی۔ آپ نے لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ کی آیت پڑھ کر حضورؐ کی مقدس زندگی کے ہر دور یعنے بچپن۔ جوانی۔ بڑھاپے کے واقعات بیان فرمائے۔ جب آپؐ مظلوم تھے۔ جب فاتح ہوئے اپنوں بیگانوں جانی دشمنوں مخالفوں سے نیک سلوک و محبت کا برتاؤ کیا۔ دن کو دنیا کے کاموں میں مصروف رہتے اور رات کی گھڑیوں کا اکثر حصہ خدا کے حضور سجدہ میں گر کر کہتے اللّٰھم اسجد لک سوادی وخیالی اے میرے اللہ میری روح اور دل تیرے آستانہ پر سجدہ کرتے ہیں۔ چند عیسائی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عبادت کے لئے حضورؐ سے دریافت کیا تو حضورؐ نے انہیں اپنی مسجد میں اپنے طریق پر عبادت کرنے کی اجازت دی۔ حضور صلے اللہ کو یتیموں کا اس قدر خیال تھا کہ آپؐ نے فرمایا یتیموں سے ہمدردی و نیک سلوک سے پیش آنے والا شخص میرے اس قدر قریب ہے جس طرح دو انگلیاں قریب ہوتی ہیں۔ مولانا صاحب نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو جو انتہائی پستی کی حالت میں تھیں مردوں کے برابر لا کھڑا کر دیا۔ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ دین و دنیا کے بادشاہ حضرت رسول پاکؐ کی پیٹھ پر چٹائی کے نشان لگے ہوتے ہیں۔ آپ نے پُرنم آنکھوں سے کہا کہ حضورؐ روم و ایران کے بادشاہ نرم نرم گدیلوں میں سوئیں اور آپ کی یہ حالت۔ حضورؐ نے فرمایا۔ عمرؓ ہم تو دنیا میں ایک مسافر کی طرح ہیں جس طرح مسافر چلتے چلتے کسی درخت کے نیچے سستانے کی غرض سے ٹھہر جاتا اور پھر اپنا راستہ لیتا ہے اسی طرح ہمیں بھی آگے جانا ہے ہمیں ان گدیلوں سے کیا غرض۔ پس میں مسلمانوں سے عرض کروں گا کہ وہ حضورؐ کے نمونہ کو اپنائیں اور ان بھائیوں کو جو اسلام میں داخل نہیں ہوئے وہ بھی اسلام کا مطالعہ کریں اور اس کی خوبیوں کو دیکھیں۔

پانچویں تقریر مکرم مدھوسودن داس صاحب کی حضرت سری کرشن جی مہاراج کی سیرت پر تھی انہوں نے سری کرشن جی مہاراج کی پیدائش سے لیکر کنس کی تباہی تک کے حالات بیان کرتے ہوئے ان کی تعلیم کے بارے میں کہا کہ مجھ سے قبل مولوی صاحب نے بہت کچھ کہا ہے اور گیتا کے سنسکرت شلوک کا ویاکھیان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ جب جب ادھرم کا دور دورہ ہوتا ہے میں اوتار لیتا ہوں۔ سب اوتاروں کی پوجا کی جاوے کیونکہ ہم سب کے سب بھائی بھائی ہو جائیں۔

چھٹی تقریر مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل کی تھی آپ نے مجموعی طور پر بحیثیت انبیاء علیہم السلام کی سیرت بیان کرتے ہوئے حضرت کرشن جی مہاراج کی صداقت کے ثبوت میں کان فی الھند نبیا اسود اللون اسمہ کاھنا والی حدیث پیش کی اور پیغام صلح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت کہ سری کرشن جی مہاراج و گوتم بدھ، گورو نانک جی رحمۃ اللہ خدا کے برگزیدوں میں سے ہیں اور ان میں تفریق نہیں۔ اصل میں ہمارا کام نہیں کہ ہم ان سب اوتاروں میں فرق کریں۔ آج سے پچاس سال قبل بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام نے صلح کی بنیاد پر ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام پیغام صلح ہے اس کتاب میں آپ نے مختلف مذاہب کے درمیان صلح و اتحاد کا طریق بیان فرمایا ہے۔ آخر میں مولانا نے فرمایا کہ سری کرشن جی و رامچندر جی گوتم بدھ کے متعلق جو عقیدت ہمارے دل میں ہے اس کا آپ اندازہ نہیں کر سکتے جب تم شمع و دوسرے تیوہار کے وقت بھی بولنے کا موقعہ دیں اور پھر اس کا اندازہ لگائیں۔

ساتویں تقریر حضرت مسیح علیہ السلام کی سیرت پر مکرم مولانا شریف احمد صاحب فاضل نے کی تھی آپ نے فرمایا جو خدا کی طرف سے نبی اوتار آتے ہیں وہ خدا کے رنگ میں رنگین ہوتے ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے لوہے کو آگ میں ڈالدیا جائے تو وہ لوہا نہیں رہتا بلکہ آگ کی خاصیت اسمیں پیدا ہو جاتی ہے مگر جب اس لوہے کو آگ سے باہر نکال دیا جائے تو وہ لوہا ہی رہتا ہے۔ بعض نبیوں کو لوگ خدا اعتقاد کرتے ہیں وہ خدا نہیں ہوتے بلکہ خدا کی محبت میں رنگین ہونے کے سبب خدا ان سے عجائبات و نشانات ظاہر کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے وقت میں آئے جبکہ انکی قوم میں ظلم و تشدد کا دور دورہ تھا۔ آپ نے انکے سامنے محبت و نرمی کی تعلیم پیش کی جن کو پیار کی دھن سے موسوم کیا گیا ہے یعنی اگر کوئی ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسری بھی اسکی طرف پھیر دو۔ اس نرمی و محبت کی تعلیم نے ان کی قوم میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ دراصل محبت و نرمی سے ہی کامیابی حاصل ہو سکتی ہے لڑائی جھگڑے سے نہیں۔

صدارتی تقریر

محترم و معزز ایس۔ این۔ پاسبان ڈویلپمنٹ آفیسر موسی بنی مائینز نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ مجھے اس سے قبل جماعت احمدیہ کے متعلق کوئی واقفیت نہ تھی اس سال بدھ جینتی میں جماعت احمدیہ کے ایک نمائندہ نے تقریر کی۔ اس کا مجھ پر کچھ اثر ہوا تھا اس کے بعد مجھے جماعت احمدیہ کے لٹریچر پڑھنے کا موقع ملا۔ اس سے واقفیت حاصل ہوئی۔ پھر آج مولوی صاحبان کی تقریریں ہم سن چکے ہیں اس وقت ہندوستان اور دوسرے ممالک کو جماعت احمدیہ کی ضرورت ہے۔ ہمارے اس دیش کو جماعت احمدیہ کے بغیر ترقی نہیں ہو سکتی۔ جب لوگوں کے دل و دماغ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں اور سب ان تعلیموں پر عمل کریں تو پھر ترقی ہی ترقی ہے سب مذاہب میں اچھی ہی باتیں ہیں۔ ہندوستان کے بعض علاقوں میں اس سال جو کچھ دیکھنے کو ملا ہمیں سوچنے پر مجبور کرتا ہے اگر کوئی ہندو مسلمانوں کو اسلئے قتل کرتا ہے کہ اس سے ہندو مذہب کی حفاظت ہوگی میں کہونگا وہ ہندو مذہب میں نہیں جس کی یہ تعلیم ہو۔ جن اوتاروں نے اسکی تعلیم نہیں دی وہ دنیا کی ساری مخلوق ایک نسل ہے۔ امریکہ میں ایک دفعہ مذاہب عالم کانفرنس ہوئی اس میں سوامی ویویکانند جی نمائندہ کے طور پر شامل ہوئے تھے۔ اس جلسہ میں بعض نمائندوں نے کسی مذہب پر اعتراض کیا اس کے جواب میں ویویکانند جی نے فرمایا کہ کسی مذہب پر اعتراض کرنا درست نہیں ہے۔ جب ہم حد بندی کرتے ہیں تو جھگڑا پیدا ہوتا ہے جماعت احمدیہ کا جو اصول ہے وہ یہی ہے کہ حد بندی اور افتراق کی دیوار حائل نہ کرو۔ ہر مذہب کی اچھائی کو مانو۔ کوئی مذہب بھی نفرت نہیں سکھاتا، اگر ایسا ہے تو وہ دھرم نہیں ہے۔ جب تم آدم کی اولاد ہو تو پھر آدم کی اولاد سے نفرت کیوں رکھتے ہو۔ پھر خدا آپ سے کیسے محبت کریگا۔ جماعت احمدیہ اسی طرح کی باتوں پر عمل کرتی ہے۔ میں توقع رکھونگا کہ ہر جگہ ایسا جلسہ کیا جائے اور ایسا پلیٹ فارم بنایا جائے جہاں بزرگوں اوتاروں کا احترام ہو۔ لوگوں کو چاہیے کہ وہ سب اوتاروں کے متعلق معلومات حاصل کریں اور مذہب کے اصول کو پانے کی کوشش کریں۔ مجھے یہ پیغام مسلمانوں کی طرف سے ملا ہے اگر بار بار ملے اور ایسی تقاریر ہوں تو ترقی رہتی رہانی ... ہیں

وادیٔ پونچھ میں جنم اشٹمی کا مقدّس تہوار

رگیتا بھون کے پنڈال میں ایک احمدی کی تقریر

از مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب ثانی صدر جماعت احمدیہ پونچھ

وادیٔ پونچھ میں جنم اشٹمی کا تہوار حسب معمول بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ ہزاروں مرد و زن نے اس تقریب میں شرکت کی۔ پر بھات پھیری، کیرتن، بھجن منڈلیوں کے علاوہ عام تقاریر کے لئے بھی ایک عظیم الشان جلسہ کا گیتا بھون کے پنڈال میں اہتمام کیا گیا۔ جس میں متعدد فاضل مقررین خصوصاً لالہ آنند سروپ صاحب کھنہ ڈپٹی کمشنر پونچھ و کرشن لعل صاحب بھٹ پرنسپل ڈگری کالج پونچھ وغیرھما نے حضرت کرشن جی مہاراج کے پوتر جیون پر روشنی ڈال کر سامعین کو محظوظ کیا۔ جلسہ کی کارروائی مسلسل چار گھنٹہ تک جاری رہی۔ نیز ہزاروں نفوس پر مشتمل ایک شاندار جلوس بھی نکالا گیا

اس جلسہ میں تقریر کے لئے خاکسار کو بھی پریذیڈنٹ سناتن دھرم سبھا کی طرف سے دو یوم قبل ہی تحریری طور پر مطلع کیا گیا تھا۔ چنانچہ مزید یاد دہانی کے طور پر ایک دن قبل شام کو پریذیڈنٹ صاحب موصوف نے بنفس نفیس احمدیہ بلڈنگ میں تشریف لاکر خاکسار کو میرے مضمون کی یاد دہانی کرائی چنانچہ خاکسار مقررہ وقت پر گیتا بھون پہنچ گیا۔ پنڈال میں قدم رکھا ہی تھا کہ سٹیج سیکرٹری صاحب نے مائیکروفون پر میری تقریر کا اعلان کر دیا۔ بہرحال خاکسار نے تشہد اور آیۂ قرآنی وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر۔ کی تلاوت کے بعد اپنی تقریر کا یوں آغاز کیا کہ کہتے ہیں کہ آج کرشن جی مہاراج کا یوم پیدائش ہے۔ کرشن جی مہاراج کون ہیں؟ کہاں کے باشندہ ہیں؟ اُن کا کام اور حلیہ کیا ہے؟ مجھے میرے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مختصر الفاظ میں کرشن جی مہاراج کا تعارف کراتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ کان فی الھند نبیًّا اسود اللون اسمہٗ کاھنًا (دیلمی) کہ مجھ سے پہلے بھی ہندوستان کے اندر ایک نبی آیا تھا۔ جو سانولے رنگ کا تھا اور اُس کا نام کاہن تھا۔ اس مختصر سے کلام میں بھی حضرت کرشن علیہ السلام کی نبوت و سکونت رنگ و نام کا صحیح اور پورا پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ وہی نبی اور خدا تعالےٰ کا اوتار ہے جس کی جنم بھومی ہونے کا فخر سرزمین ہند کو ہے۔ بار ہو مسلمان یا احمدی مسلمان ہونے کے کرشن علیہ السلام کے نبی ہونے پر اسی طرح یقین ہے۔ جس طرح سے میں حضرت یعقوبؑ۔ یوسفؑ۔ عیسےٰؑ۔ وغیر ھم کو نبی یقین کرتا ہوں۔ کیونکہ حضرت مقدس بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے متبعین کو اس قسم کی واضح تعلیم دی ہے کہ وہ تمام خدائی فرستادوں پر خواہ وہ کسی ملک و قوم سے تعلق رکھتے ہوں حسب مراتب اُن پر دلی ایمان رکھیں اور ان کے فرستادہ الہٰی ہونے میں ذرا بھی شک نہ کریں۔ اگرچہ قرآن کریم میں صرف چند انبیاءؑ کے نام کا ذکر ہے مگر اصولی طور پر فرمایا کہ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولًا۔ نیز ان من امۃ الا خلا فیہا نذیر کہ دنیا کی تمام اقوام اور امتوں میں خدا کے فرستادے آتے رہے۔ اور اسلامی تعلیم کی رو سے ان سب کو عزت و احترام کے ساتھ یاد کرنا ہر سچے مسلمان کا فرض ہے۔ چنانچہ اسی اعتقاد کے پیشِ نظر پچھلے دنوں جماعت احمدیہ پونچھ نے "یوم پیشوایان مذاہب" کے نام سے مسجد احمدیہ میں مسلسل تین دن مجالس کا آغاز کیا۔ جس میں بلا لحاظ مذہب و ملت ہر فرقہ و مذہب کے لوگوں نے جوق در جوق شمولیت کی۔ اور ایک ہی سٹیج سے جمیع انبیاء کرام واوتاروں کے حالات نہایت خوبی سے بیان کئے گئے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے تینوں مجالس نہایت ہی کامیاب رہیں۔

اس موقعہ پر ان نام نہاد مسلم علماء کے غلط پراپیگنڈا کی تردید کرتے ہوئے بتایا کہ یہ لوگ محض اپنے نقصورِ علم کے باعث یہاں تک کہہ رہے کہ کسی غیر نبی پر علیہ السلام کے الفاظ بولنے گناہ ہیں۔ درحقیقت یہ ان لوگوں کی تنگ نظری اور اسلامی تعلیم سے ناواقفی کی دلیل ہے۔ ورنہ قرآن کریم میں تو واضح طور پر فرمایا گیا ہے کہ ان من امۃ الا خلا فیہا نذیر۔ کہ ہر امت میں ہوشیار کرنے والے آئے۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ اہلِ ہنود کو "امّۃ" کے وسیع لغوی معنے سے خارج کیا جائے۔ جبکہ ازروئے محاورہ عرب ہر زمانہ کے لوگوں پر امت کا لفظ اطلاق پاتا ہے۔ جیسا کہ علامہ زمخشری المتوفی ۵۳۸ ہجری اپنی تالیف تفسیر کشاف میں لکھتے ہیں کہ "الامۃ الجماعۃ الکثیرۃ ویقال لاھل کل عصر امۃ" پس علامہ موصوف کی اس تشریح کے بعد ان لوگوں کی توجیہ سراسر غلط ٹھہرتی ہے۔ جو یہ خیال رکھتے ہیں کہ قرآن میں اُمت کا لفظ صرف موسےٰؑ۔ عیسےٰؑ۔ آنحضرت صلعم کی امتوں تک محدود ہے ان کے علاوہ اور کوئی جماعت امت نہیں کہلا سکتی"۔ اور بموجب آیۂ قرآنی ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت (النحل) سو اس میں کیا شک ہے کہ کرشن جی مہاراج نے اپنے زمانہ نبوت میں روح القدس کی قوت سے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا ظلم کے ناس اور مظلوم کی سہایتا کی تعلیم دی۔ یہ دوسری بات ہے کہ کرشن جی مہاراج کی اصل تعلیم کو پیچھے سے بگاڑ دیا گیا ہے۔ جیسا کہ موسےٰؑ اور عیسےٰؑ کی امتوں نے اپنے پیشواؤں کی تعلیم کو بگاڑ دیا ہے۔ مگر اس سے خدا تعالےٰ کے اوتاروں اور نبیوں کی عظمت و تقدس پر حرف نہیں آسکتا۔ بلکہ اُن کی عظمت و برتری اپنی جگہ پر مسلّم ہے۔

اسی طرح قرآن کریم کی آیات کے بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دیلمی والی حدیث کی اور بھی کئی طرح سے تصدیقیں ملتی ہیں۔ چنانچہ یہی علامہ زمخشری اپنی کتاب تفسیر کشاف جلد ۲ صفحہ ۷۰ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ

" ان اللہ تعالےٰ بعث نبیًّا اسود فھو ممن لم یقصص علیہ" یعنے اللہ تعالےٰ نے ایک کالے یا سانولے رنگ کے نبی کو مبعوث فرمایا تھا وہ اُن پیغمبروں میں سے ہے جن کا ذکر قرآن میں نام کے ساتھ نہیں آیا۔"

اسی طرح تفسیر مدارک التنزیل جلد ۳ صفحہ ۶۵ میں زیر آیت ومنھم من لم نقصص علیک (المؤمن) مرقوم ہے کہ

" عن علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ ان اللہ تعالےٰ بعث نبیًّا اسود فھو ممن لم تکن قصتہٗ فی القراٰن"

یعنی حضرت علی رضؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ایک کالے رنگ کے نبی کو مبعوث فرمایا تھا وہ ان نبیوں میں سے ہے جن کا ذکر قرآن میں نام لے کر نہیں آیا اس کے علاوہ حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوبات امام ربانی مکتوب ۲۵۹ میں حضرت کرشن علیہ السلام کو خدا کا برگزیدہ نبی تسلیم کیا ہے۔ حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان کے مشہور اولیاء میں سے ہیں۔ اور اہل سنت فرقہ کے مسلّمہ بزرگ ہیں۔ وہ بھی حضرت کرشنؑ کو انبیاء کرام کے گروہ میں شمار کرتے ہیں (دیکھو ارشاد رحمانی صفحہ ۴۳) اہل سنت والجماعت کے دیگر مسلّمہ اکابرین مثلاً مشاہیر لیڈر مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند (ست دھرم وچار) مولانا مولوی وحیدالزمان صاحب مولوی ظفر علی خان صاحب مرحوم ایڈیٹر اخبار زمیندار مولانا عبدالماجد صاحب۔ خواجہ حسن نظامی صاحب جیسے عمائدین اہل سنت بھی حضرت کرشن علیہ السلام کو نبی و رسول تسلیم کرتے ہیں پس حضرت کرشنؑ جیساں حیدر روایات، اقوال و استشہاد کی روشنی میں اپنے وقت کے مسلّم نبی ثابت ہیں تو علیہ السلام کا دعائیہ فقرہ اُن کے نام نامی کے ساتھ بولنا بالکل جائز ہے۔ اور معترضین کے اعتراضات کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے۔

علاوہ ازیں جماعت احمدیہ کے لئے موجودہ زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود کا فیصلہ ایک بہت بڑی سند ہے۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ اپنے ایک کشف کی بناء پر ارشاد فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ نے کشفی حالت میں بارہا مجھے اس بات پر اطلاع دی ہے کہ آریہ قوم میں کرشن نام ایک شخص گذرا ہے۔ وہ خدا کے برگزیدہ اور اپنے وقت کے نبیوں میں سے تھا۔"

(حاشیہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۲۰)

"سری کرشن اپنے وقت کا نبی اور اوتار تھا اور خدا اس سے ہمکلام ہوتا تھا۔"

(پیغام صلح صفحہ ۲)

"ملک ہند میں کرشن نامی ایک نبی گذرا ہے جس کو رودر گوپال بھی کہتے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۵)

الغرض اس قسم کے انکشافات اور قرآن و حدیث کے پختہ دلائل کی روشنی میں ہندوستان کی سرزمین میں مبعوث ہونے والے بزرگ حضرت کرشن جی مہاراج ہمارے لئے بھی ویسے ہی قابل صد احترام ہیں جیسے دوسرے تمام سچے نبی اور رسول۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان سب نیک لوگوں کے اچھے نمونہ پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

خط و کتابت

کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

(مینیجر بدر)

تحریک جدید کا مالی سال ختم ہو رہا ہے!

تحریک جدید دفتر اول کا ۳۰ واں اور دفتر دوم کا ۲۰ واں سال عنقریب ختم ہونے والا ہے اور صرف ۲ ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ اسلئے جملہ صدر صاحبان جماعت احمدیہ اور سیکرٹریان مال و سیکرٹریان تحریک جدید نیز مبلغین کرام سے درخواست ہے وہ مقامی طور پر احباب کو توجہ دلا کر وعدہ جات کی وصولی کی کوشش فرمائیں۔ جو مخلصین کسی مجبوری کی وجہ سے اب تک وعدہ کی ادائیگی نہیں کر سکے انکے لئے ابھی وقت ہے کہ وہ سال کے ختم ہونے سے پہلے اپنا وعدہ ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں۔ کیونکہ

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی زیادہ ثواب ہوتا ہے یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کر بیٹھتے ہیں کہ سال کے آخر میں (چندہ تحریک جدید) دے دیں گے وہ دے ہی نہیں سکتے .... جو لوگ آخر وقت تک ادا کرنے کے عادی ہیں وہ بھول بھی جاتے ہیں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ)

پس احباب جماعت جلد اس طرف توجہ فرمائیں تاکہ انکی محض سستی انکے ثواب میں کمی کا موجب نہ بن جائے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان۔

اعلان

علاقہ مدراس۔ کیرالہ۔ بہار۔ اڑیسہ وغیرہ کے احمدیوں میں سے جو دوست ایم۔ بی بی۔ ایس یا بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہوں فارن کنٹری میں سے ایک ملک میں ان کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی احمدی دوست باہر جا کر ملازمت کرنا چاہتے ہوں تو اپنی درخواست مع سرٹیفکیٹ اور کوائف کے ساتھ میرے پاس بھجوا دیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

درخواستہائے دعا

۱۔ میر عبدالوہاب صاحب پسر خواجہ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کی شادی خانہ آبادی عزیزہ سعیدہ نیاز صاحبہ بنت قطب الدین صاحب آف آسنور کے ساتھ مورخہ ۷؍ ستمبر ۱۹۶۴ء کو ہو رہی ہے جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین کیلئے خیر و برکت اور ثمرات حسنہ کا موجب بنائے آمین۔ سعید احمد ڈار جنرل سیکرٹری صدر کشمیر

۲۔ میرے بھائی عبدالسلام صاحب حیدرآباد دکن میں ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ آجکل انکی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ انکے بیوی بچے چھوٹے بچے ہیں۔ نیز میرے بڑے بھائی حکیم عبدالصمد صاحب بھی ذیابیطس اور ہرنیا کی تکلیف سے بیمار ہیں احباب جماعت اور خصوصاً صحابہ کرام و درویشان قادیان کی خدمت میں میرے دونوں بھائیوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار محمد احمد انور ایم۔ اے۔ ٹی۔ آئی کالج ربوہ

۳۔ مکرم برادرم محمد شعیب صاحب آف کرنٹہ کافی عرصہ سے بیمار اور کمزور چلے آ رہے ہیں۔ دعائے صحت فرمائی جائے نیز مکرم برادرم محمد رحمت اللہ صاحب غوری یادگیر کی اہلیہ محترمہ بیمار ہیں اور حیدرآباد میں زیر علاج ہیں دعائے صحت فرمائی جائے۔

نسیم احمد گجراتی قادیان

۴۔ مکرم عبدالرحمٰن لال صاحب بھدرواہ اپنی دینی و دنیوی بہتری کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

حکومت جموں و کشمیر کے انفارمیشن سرکلر میں جماعت احمدیہ کی قومی یکجہتی کی مساعی کا ذکر

مرسلہ مکرم و محترم ناظر صاحب دعوت و تبلیغ قادیان

پونچھ میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام ۲۱، ۲۲، ۲۳ اگست ۱۹۶۴ء کو جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کیا گیا۔ اس میں جماعت احمدیہ کے مبلغین مکرم محمد کریم الدین صاحب فاضل مبلغ سرینگر۔ مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ چارکوٹ، مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ بھنڈر اور مکرم بابو محمد یوسف صاحب معلم امیر جموں نے شرکت کی۔ اس جلسہ کا انتظام مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب ثانی صدر جماعت احمدیہ پونچھ نے کیا۔ اس جلسہ کا ذکر حکومت جموں و کشمیر کے انفارمیشن سنٹر پونچھ کے سرکلر ۲۷ اگست ۱۹۶۴ء میں "قومی یکجہتی" کے عنوان سے ان الفاظ کیا گیا:۔

"وادی پونچھ میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام ۲۱، ۲۲، ۲۳ اگست کو یوم پیشوایان مذاہب بڑے شاندار طریقہ سے منایا گیا جس میں مقامی لوگوں اور باہر سے آئے ہوئے علماء کرام نے حصہ لیا اور اس طرح سے ایک ہی سٹیج سے تمام بانیان مذاہب کی تعریف و توصیف کا اقدام عمل میں آیا۔ نتیجہ کے طور پر ملکی اور قومی یکجہتی کا عملی طور پر زندہ نمونہ پونچھ نواسیوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اس سلسلہ میں سنجیدہ طبقہ نے جماعت احمدیہ کو والہانہ طور پر مبارکباد کا مستحق ٹھہرایا۔"

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

کتاب تفہیمات ربانیہ

(تصنیف محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

یہ مفید کتاب نظر ثانی کے بعد مزید حوالہ جات اور بیشتر صفحات کے اضافہ کے ساتھ دوبارہ طبع ہو رہی ہے۔ عام نئے اعتراضات کے علاوہ ختم نبوت کے بارے میں مودودی صاحب اور پرویز صاحب کے جملہ اعتراضات کا مکمل جواب بھی دیا گیا ہے۔ کتابت و طباعت شروع ہے۔ حجم آٹھ صد صفحات ہوگا۔ سفید کاغذ ہوگا اور مجلد ہوگی۔ قیمت پیشگی اب بھیجی جائے تو دس روپے ورنہ گیارہ روپے مقرر ہے۔ فوراً رقم پیشگی بھیج کر اپنا نسخہ محفوظ کروا لیں۔ تا اطلاع ثانی پیشگی قیمت کا سلسلہ جاری ہے۔

نوٹ:۔ محصول ڈاک بہرحال بذمہ خریدار ہوگا۔

مینیجر الفرقان ربوہ

ولادت عبدالعظیم صاحب پروپرائیٹر احمدیہ بک ڈپو قادیان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پانچواں بچہ عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام عبداللطیف رکھا گیا ہے۔ احباب سے مولود کے نیک بخت اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست ہے۔ (ادارہ بدر)

درخواست دعائے مغفرت

مکرم منشی عبدالغفار صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بھدرواہ کی اہلیہ کا انتقال زچگی کے وقت ۹ ستمبر کو ہسپتال میں ہو گیا ہے۔ مرحومہ بااخلاق پابند صوم و صلوٰۃ، مہمان نواز اور مخلص احمدی خاتون تھیں۔ احباب مرحومہ کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار

حکیم محمد سعید مبلغ بھدرواہ

نظارت امور عامہ کا ایک نہایت ضروری اعلان

نظارت ہذا کی طرف سے نئے انتظامات کے ماتحت جملہ سیکرٹریان امور عامہ یا صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں (۱) فارم کوائف رشتہ ناطہ (۲) فارم مردم شماری (۳) متعدد فارم رپورٹ کارگذاری سیکرٹریان امور عامہ مع چارٹ فرائض سیکرٹریان امور عامہ کے علاوہ اس تعلق میں ایک مفصل چٹھی علیحدہ بھجوائی جارہی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

(۱) جملہ سیکرٹریان امور عامہ (یا جہاں اس عہدہ کا انتخاب نہ ہوا ہو وہاں کے صدر صاحبان) اپنے حلقہ کے تمام ایسے قابل شادی اناث و ذکور (جنہیں بیوہ اور معذور مرد اور عورتیں سب شامل ہوں) کے کوائف مرتب کرکے بھجوائے جائیں جن کی شادیاں مرکز سے تعاون کئے بغیر ممکن نہ ہوں جن کی شادیاں آپس میں یا اپنے ہی علاقہ میں آسانی سے طے ہوسکتی ہوں اُن کے کوائف بھجوانے کی ضرورت نہیں۔

(۲) تمام عورتوں مردوں۔ بوڑھوں اور نومولود بچوں تک سب کی مردم شماری بمطابق ارسال کردہ فارم مردم شماری جلد از جلد مرتب کرکے بھجوائی جائے۔ جہاں جماعت نہ ہو مگر ایک آدھ احمدی گھرانہ وہاں رہتا ہو۔ اُسے بھی قریبی جماعت کی مردم شماری میں ضرور شامل کرایا جاوے اور کوئی فرد حتی الوسع اس مردم شماری سے باہر رہنے نہ پائے۔ کئی سالوں سے جماعت کی مردم شماری نہ ہوسکنے کی وجہ سے جماعت احمدیہ کی مجموعی تعداد کا علم نہیں ہوسکتا۔ اس لئے اب مردم شماری کی جانی نہایت ضروری ہے۔

(۳) سیکرٹریان امور عامہ متعدد بار بذریعہ اخبار توجہ دلائے جانے کے باوجود باقاعدگی کے ساتھ اپنی ماہانہ رپورٹ کارگذاری بھجوانے میں افسوسناک حد تک تساہل اور لاپرواہی سے کام لے رہے ہیں۔ اور اکثریت ایسے سیکرٹریان کی ہے جن کی طرف سے سالہا سال سے کبھی کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مرکز ایسی تمام جماعتوں کے تنظیمی حالات و کوائف اور مقامی ماحول سے ناواقف رہتا ہے اور جماعت کی ترقی میں اندرونی و بیرونی رکاوٹوں کے دُور کرنے سے قاصر رہتا ہے۔

لہٰذا ایسے تمام فرض ناشناس سیکرٹریان کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آئندہ اگر انکی طرف سے ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ رپورٹ کارگذاری موصول نہ ہوگی۔ تو انکی طرف سے صرف تین ماہ کا انتظار کرکے معاملہ ناظر اعلیٰ کے نوٹس میں لایا جاوے گا۔ کیونکہ مقامی جماعتوں اور مرکز کو بھی کام کے عہدہ داروں کی ضرورت ہے، صرف نام کے عہدہ دار ملکانہ انہیں نہ اُن کی جماعت کو اور نہ ہی مرکز کو بھی کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے —— نوٹ ۱:۔ جن جماعتوں میں ارسال کردہ فارم اور چٹھیاں نہ پہنچی ہوں وہ اطلاع دیکر ایک ماہ کے اندر اندر دوبارہ منگوالیں۔

نوٹ ۲: فارم کوائف رشتہ ناطہ اور مردم شماری کی اگر ایک سے زیادہ ضرورت ہو پیش ہر تعداد کاغذ پر ان فارموں کے مطابق گوشوارے سب ضرورت تیار کرلئے جائیں۔ ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

لازمی چندہ جات

اور

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا ایک الہام

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ارشاد فرمایا کہ:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے پتہ لگتا ہے۔ کہ یہ کام آخر ہوکر رہیگا۔ اور کسی روک کیوجہ سے چاہے وہ کتنی ہی بڑی ہو اس سے یہ کام رُک نہیں سکتا۔ آپکا الہام ہے کہ ینصرک رجالٌ نوحی الیھم من السّماء یعنی تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنکی طرف ہم آسمان سے وحی نازل کرینگے پس مجھے روپیہ کی فکر نہیں۔ اللہ تعالیٰ خود ایسے آدمی لائے گا جنکے دلوں میں الہاماً وہ یہ تحریک پیدا کرے گا کہ جاؤ اور چندے دو اس کے لئے مجھے کوئی گھبراہٹ نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں اگر ہماری جماعت کا ایمان بڑھ جائے تو موجودہ چندوں سے چارگنا زیادہ چندے دے سکتی ہے اور اگر آپ سب لوگ ایمان وار بن کے ایمان کے ایک خاص مقام پر پہنچ جائیں تو موجودہ چندوں سے چارگنا کیا اس سے بھی زیادہ دے سکتے ہیں"۔

پس احباب جماعت سے استدعا ہے کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں لازمی چندہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کا تہیہ کریں اور ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ چندے ادا کرکے عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال قادیان

چندہ جلسہ سالانہ اور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت کو ارشاد

"چندہ جلسہ سالانہ شروع سال میں ادا کرنا چاہیئے تاکہ جلسہ سالانہ کیلئے اجناس و دیگر سامان بروقت خرید لیا جاتے"۔ (از حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ)

لیکن اس مد میں ابھی تک بہت کم رقوم آرہی ہیں لہٰذا مخلصین جماعت کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اور سلسلہ کی ضروریات کے پیش نظر اپنا قدم آگے بڑھائیں اور اپنا چندہ جلسہ سالانہ یکمشت ادا کرکے نیک مثال کی پیروی کریں اگر کوئی دوست یکمشت ادائیگی کا مستطیع نہ ہو تو وہ بھی کم از کم دو ماہ کے اندر اندر تین مساوی اقساط میں چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کرے اس سلسلہ میں تمام عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس چندہ کی اہمیت کو احباب جماعت پر واضح کرتے ہوئے اسکی بروقت وصولی کیلئے ابھی سے جدوجہد شروع کریں اور ایسے رنگ میں کوشش کریں کہ ماہ اکتوبر میں بیشتر رقم وصول ہو جائے اور نومبر کے وسط تک ہر جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ سو فیصدی وصول ہو کر داخل خزانہ ہو جائے یاد رہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی بروقت ادائیگی بڑے ثواب کا کام ہے کیونکہ اس چندہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی جاتی ہے پس ایسے نیک کام میں سبقت حاصل کرنیکی ہر مخلص احمدی کو کوشش کرنی چاہیئے۔

امید ہے کہ احباب جماعت اور عہدیداران بالخصوص سیکرٹریان مال اس کی ادائیگی کیطرف توجہ دیکر خوشنودی کا ثبوت دینگے اور

ناظر بیت المال قادیان

خبریں

نئی دہلی ۱۲ ستمبر۔ آج لوک سبھا میں وزیر دفاع شری چوان نے اعلان کیا کہ روس نے بھارت میں مگ ۲۱ قسم کے جیٹ جہازوں کا کارخانہ کھولنے کا ... اور دیگر سامان دینا مان لیا ہے۔ اس کے علاوہ روس مگ ۲۱ قسم کے جہاز اور ہلکے ٹینک بھی دے گا۔ امریکہ، روس، اور برطانیہ نے بھارت کے پانچ سالہ دفاعی پلان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جو امداد دینا منظور کی ہے۔ مسٹر چوان نے موٹے طور پر اس کی تفاصیل بیان کیں۔ بیان میں بتایا گیا کہ حکومت برطانیہ نے مزگاؤں گودیوں کی از سرِ نو تعمیر اور اس کے بعد وہاں تین جنگی جہاز بنانے کے لئے مدد دینا مان لیا ہے۔ امریکہ نے دفاعی سامان کو خریدنے کے لئے فوراً ایک کروڑ ڈالر کا قرضہ دینا منظور کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ ۱۹۶۵ء کے مالی سال کے دوران فوجی سامان کے لئے ۵ کروڑ ڈالر کا قرضہ اور فوجی گرانٹ دے گا۔ اور فوجی گرانٹ کی مالیت کا اندازہ لگانا ممکن نہیں۔ جہاں تک مستقبل کا تعلق ہے امریکی حکام اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ بھارت کی دفاعی کونسل کے لئے مطلوبہ مزید امریکی امداد کے تعین کے لئے دونوں دیش وقتاً فوقتاً بات چیت کیا کریں۔

نئی دہلی ۱۱ ستمبر۔ آج لوک سبھا میں متعدد ممبروں نے دریافت کیا کہ کیا قاہرہ میں منعقد ہونے والی غیر جانبدار ممالک کی کانفرنس میں بھارت اور چین کے سرحدی جھگڑے اور ملائیشیا کا جھگڑا اٹھایا جائے گا۔ ممبروں نے یہ بھی کہا کہ چونکہ پاکستان ملائیشیا اور انڈونیشیا کے جھگڑے میں حصہ لینے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس لئے بھارت کو قاہرہ کانفرنس میں پہل قدمی کر کے یہ معاملہ سلجھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جب وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ نے کہا کہ قاہرہ کانفرنس میں دو ممالک کے مابین جھگڑے اٹھائے جانے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ تو زبردست ہنگامہ ہوا۔

نئی دہلی ۱۲ ستمبر۔ آج لوک سبھا دوبارہ ہنگامہ ہوا۔ ایک بار سورگیہ جواہر لال نہرو میموریل کمیٹی کی تشکیل کے متعلق پردھان منتری شری شاستری کے بیان پر اور دوسری بار وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ کے اس بیان پر کہ قاہرہ کی غیر جانبدار ممالک کی کانفرنس میں دو ملکوں کے مابین جھگڑے اٹھائے جانے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ ممبروں نے دریافت کیا کہ یہ واضح طور پر بتایا جائے کہ کیا قاہرہ کانفرنس میں بھارت اور چین کا سرحدی جھگڑا زیر غور آئے گا۔ شری لال بہادر شاستری نے کہا کہ سورگیہ پنڈت نہرو کی یادگار قائم کرنے کے لئے بنائی گئی جواہر لال نہرو میموریل کمیٹی مختلف سیاسی پارٹیوں کی نمائندہ ہے۔ مختلف ممبروں نے اعتراض کیا کہ یہ غلط ہے اور شری شاستری نے شور و غل کے درمیان اونچے لہجہ میں سپیکر سے کہا کہ اپوزیشن ممبروں کو کم از کم مجھے بات مکمل کر لینے دینی چاہیئے۔

کلکتہ ۱۱ ستمبر۔ پردھان منتری شری لال بہادر شاستری کلکتہ کا دورہ ختم کر کے آج دہلی واپس چلے گئے۔ انہوں نے روانگی سے پہلے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ موجودہ غذائی صورتِ حال وسط اکتوبر کے وسط سے آگے نہیں چلے گی۔ نئی فصل اور درآمد اناج پہنچ جانے سے وسط اکتوبر کے بعد غذائی صورتِ حال یقینی طور پر بہتر ہو جائے گی۔ شری شاستری سے پوچھا گیا کہ پردھان منتری بننے کے بعد آپ کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ کونسا درپیش ہے۔ شری شاستری نے کہا کہ پردھان منتری بننے سے پہلے بھی میرے سامنے کچھ مسائل موجود تھے۔ البتہ غذائی صورتِ حال نے بڑی تشویش پیدا کی ہے۔ جب آپ کسی ذمہ دار عہدے پر ہوں تو تمام مسائل کو بُردباری سے حل کرنا پڑتا ہے۔ شری شاستری نے پڑوسی ملکوں کے ساتھ بھارت کے تعلقات کے متعلق سوال پوچھے جانے پر کہا کہ لنکا اور برما کے ساتھ ہمارے تعلقات بہت اچھے ہیں۔ اور اب ان کو مزید استوار ہونا چاہیئے۔ ہمارے وزیر خارجہ کا دورہ یقیناً مفید رہا ہے۔

نئی دہلی ۱۱ ستمبر۔ صدر کانگرس شری کامراج نے سابق پرجا سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر شری اشوک مہتہ کو کانگرس میں دوبارہ شامل کرنے کے متعلق جو فیصلہ کیا ہے۔ اگلے چوبیس گھنٹوں میں اس کا باضابطہ طور پر اعلان کر دیئے جانے کا امکان ہے۔ کانگرس کے جنرل سیکرٹری شری راجگوپالن نے کل رات منصوبہ منتری کا مریڈ رام کشن کو اس فیصلہ سے آگاہ کر دیا۔

کراچی ۱۱ ستمبر۔ پاکستان کے بانی مسٹر جناح کی ۷۰ سالہ بہن مس فاطمہ جناح نے کل پہلی مرتبہ ہزاروں لوگوں کی موجودگی میں کراچی سے اپنی انتخابی مہم کا آغاز کیا جبکہ کراچی کی ایک وسیع پارک میں منعقدہ بھاری پبلک جلسہ کو جو تا دیر رات زندہ باد کے نعروں سے گونج رہا تھا۔ اپنی نحیف آواز میں مخاطب کرتے ہوئے اس خاتون نے جس کے سر کے بال سفید ہو چکے ہیں کہا کہ میں اس لئے صدر ایوب کے مقابلہ پر انتخاب لڑ رہی ہوں کیونکہ پاکستان جمہوریت سے محروم ہو چکا ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ پاکستان میں جس طرح عوام کو سیاسی حقوق دینے سے انکار کیا گیا ہے وہ اُن کے لئے باعثِ تشویش ہے جس کی وجہ سے انہیں پھر سے سیاسی میدان میں آنا پڑا ہے آپ نے کہا کہ ملک کو حقیقی راستے پر ڈالنے کی بالغان کو تسلیم کرنا ہی ہو گا۔ اس جلسہ میں دو سابق وزرائے اعظم خواجہ ناظم الدین اور چودھری محمد علی نے صدر ایوب پر خوب نکتہ چینی کی۔ صدر نے کہا کہ صدر ایوب پاکستان کی گدی ہمیشہ کے لئے اپنے اور اپنی اولاد کے لئے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ اور ان لوگوں نے چند ہی سالوں کے اندر بے اندازہ دولت جمع کر لی ہے۔

ٹوکیو ۱۲ ستمبر۔ چین کی طرف سے روسی کمیونسٹ پارٹی کے اخبار پراودا میں شائع شدہ اس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ کمیونسٹ چین ہر سال ۵ کروڑ ڈالر افیون گانجہ چرس وغیرہ کی سمگلنگ سے کما رہا ہے۔ چنانچہ چینی سرکار کی طرف سے کہا گیا ہے کہ پراودا کی طرف سے بار بار ایسے خود ساختہ اینٹی چین مضامین چھاپنے سے یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ اخبار اسی ذلیل سطح پر پہنچ گیا ہے۔ اور وہ بدنام نازی لیڈر ڈاکٹر گوئبلز کے اس مقولہ پر عمل پیرا ہے کہ جھوٹ کو بار بار دہرانے سے یہ سچ بن جاتا ہے۔

وصیت

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی جہت سے کوئی کمی رہ گئی ہو تو اس کی اطلاع سیکرٹری مجلس کار پرداز بہشتی مقبرہ کو دی جائے اور اگر کسی شخص کو وصیت کے بارہ میں کوئی اعتراض ہو تو وہ بھی دفتر ہذا کو اطلاع دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

نمبر ۷۸۴۷ - میں مسز عزیزہ فاطمہ بیگم زوجہ مولوی محمد سلیمان صاحب قوم صدیقی پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن موضع نم گاؤں ڈاکخانہ پورینی ضلع بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

(۱) بالی طلائی نصف تولہ حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو میرے خاوند محترم مولوی محمد سلیمان صاحب کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ مجھے اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ سے ایک قطعہ زمین واقعہ اردو بازار بھاگلپور ملی ہے جس کی اندازاً قیمت ایک سو بیس روپیہ ہے۔ ان کے ۱/۱۰ دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں بکوئی رقم یا کوئی حصہ جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

(۳) اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ

عزیزہ فاطمہ بیگم

بمعرفت ماسٹر محمد سلیمان صاحب اسسٹنٹ ٹیچر

کے وی اسکول کاسیڈی ساکچی ڈاکخانہ ساکچی براستہ ٹاٹا نگر

گواہ شد۔ محمد شجاعت علی موصی نمبر ۲۷۹۷ — انسپکٹر بیت المال حلقہ یو پی بہار و اڑیسہ

گواہ شد — محمد سلیمان بقلم خود خاوند موصیہ

نوٹ:- یہ وصیت پہلے ان کی تھی جو ۲۴ ء کو منسوخ ہو گئی۔ اب مرحومہ کے ماتھ سے اردو بازار بھاگلپور والی زمین نکل گئی ہے۔